

اوم

# جوگ ساگر

مہاتما جی پیرسید غلام جیلانی شاہ صاحب

مصنف

Published by  
Facebook group

Free Amliyaat books

FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf  
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/>

# جولہ

میں تصنیف

ہما تہامی پیر سید غلام سیلائی شاہ صاحب فی

دین بسیر انگری پیر کوٹ تحصیل سرمدی ضلع لاہور

پاکستان

ایک خطیہ کتاب

الطريق  
إلى

ایک خطیہ کتاب

کلیدِ حق و عرفانِ عجازِ زہدی

خدا ہے چھوڑے لنگر کو توڑ دے

دکتر محمد اقبال چھوڑ دے لنگر کو توڑ دے  
نہیں  
اند اور گھاٹ سان بنیں

باجانیتسکی

بر مانند او گرفتہاں حسان شاہ

تأليف: عليات • شروحات: عليات • احوال: عليات شري • طري •

ساعت کار بنامان • جدول شروع و خروب • حرکات کرجا • حاضرات میمان

ماہریت اسم لیاصلہ • ماہریت میں بارگاہ • ماہرات بنیان • ماہر آفاق ہر

بروز نکات • سہ ماہی • پانچ ماہی کے تین منتر • منتر سحر ہفتہ • منتر

نکاح امام احمد کربلہ • منتر کعبہ جبریل • منتر سالگرام • منتر اکمل بھیراں • منتر شیخ محمد •

منزلہ اشیا، منزلہ الہدی، منزلہ فیض، منزلہ صبر، منزلہ حیا، منزلہ اناسی۔

نفسد مالک • کل ہزار • شہادت حسن • شہزادہ • شیر گاہ • شیریں

نشر علی بند • نشر مؤلفہ عالیہ • نشر لکھنؤ ہادی • نشر زمانہ ہندی • نشر ہیمنسند •

منترید روتہ • منتری ندی • منتر کمال • مل ہندی • منتر دھنیز • منتر گمان • منتر گمرا •

نورمانی • خند و خست با کار • خنجر منی • خند لب • خنجر مرکا • خنجر و خنجر

شماره پنجم - روزنامه دوشنبه - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۰ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۲ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۴ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۸ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۴ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۶ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۸ - ۱۳۹۹ - ۱۴۰۰ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۳ - ۱۴۰۴ - ۱۴۰۵ - ۱۴۰۶ - ۱۴۰۷ - ۱۴۰۸ - ۱۴۰۹ - ۱۴۱۰ - ۱۴۱۱ - ۱۴۱۲ - ۱۴۱۳ - ۱۴۱۴ - ۱۴۱۵ - ۱۴۱۶ - ۱۴۱۷ - ۱۴۱۸ - ۱۴۱۹ - ۱۴۲۰ - ۱۴۲۱ - ۱۴۲۲ - ۱۴۲۳ - ۱۴۲۴ - ۱۴۲۵ - ۱۴۲۶ - ۱۴۲۷ - ۱۴۲۸ - ۱۴۲۹ - ۱۴۳۰ - ۱۴۳۱ - ۱۴۳۲ - ۱۴۳۳ - ۱۴۳۴ - ۱۴۳۵ - ۱۴۳۶ - ۱۴۳۷ - ۱۴۳۸ - ۱۴۳۹ - ۱۴۴۰ - ۱۴۴۱ - ۱۴۴۲ - ۱۴۴۳ - ۱۴۴۴ - ۱۴۴۵ - ۱۴۴۶ - ۱۴۴۷ - ۱۴۴۸ - ۱۴۴۹ - ۱۴۵۰ - ۱۴۵۱ - ۱۴۵۲ - ۱۴۵۳ - ۱۴۵۴ - ۱۴۵۵ - ۱۴۵۶ - ۱۴۵۷ - ۱۴۵۸ - ۱۴۵۹ - ۱۴۶۰ - ۱۴۶۱ - ۱۴۶۲ - ۱۴۶۳ - ۱۴۶۴ - ۱۴۶۵ - ۱۴۶۶ - ۱۴۶۷ - ۱۴۶۸ - ۱۴۶۹ - ۱۴۷۰ - ۱۴۷۱ - ۱۴۷۲ - ۱۴۷۳ - ۱۴۷۴ - ۱۴۷۵ - ۱۴۷۶ - ۱۴۷۷ - ۱۴۷۸ - ۱۴۷۹ - ۱۴۸۰ - ۱۴۸۱ - ۱۴۸۲ - ۱۴۸۳ - ۱۴۸۴ - ۱۴۸۵ - ۱۴۸۶ - ۱۴۸۷ - ۱۴۸۸ - ۱۴۸۹ - ۱۴۹۰ - ۱۴۹۱ - ۱۴۹۲ - ۱۴۹۳ - ۱۴۹۴ - ۱۴۹۵ - ۱۴۹۶ - ۱۴۹۷ - ۱۴۹۸ - ۱۴۹۹ - ۱۵۰۰ - ۱۵۰۱ - ۱۵۰۲ - ۱۵۰۳ - ۱۵۰۴ - ۱۵۰۵ - ۱۵۰۶ - ۱۵۰۷ - ۱۵۰۸ - ۱۵۰۹ - ۱۵۱۰ - ۱۵۱۱ - ۱۵۱۲ - ۱۵۱۳ - ۱۵۱۴ - ۱۵۱۵ - ۱۵۱۶ - ۱۵۱۷ - ۱۵۱۸ - ۱۵۱۹ - ۱۵۲۰ - ۱۵۲۱ - ۱۵۲۲ - ۱۵۲۳ - ۱۵۲۴ - ۱۵۲۵ - ۱۵۲۶ - ۱۵۲۷ - ۱۵۲۸ - ۱۵۲۹ - ۱۵۳۰ - ۱۵۳۱ - ۱۵۳۲ - ۱۵۳۳ - ۱۵۳۴ - ۱۵۳۵ - ۱۵۳۶ - ۱۵۳۷ - ۱۵۳۸ - ۱۵۳۹ - ۱۵۴۰ - ۱۵۴۱ - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۳ - ۱۵۴۴ - ۱۵۴۵ - ۱۵۴۶ - ۱۵۴۷ - ۱۵۴۸ - ۱۵۴۹ - ۱۵۵۰ - ۱۵۵۱ - ۱۵۵۲ - ۱۵۵۳ - ۱۵۵۴ - ۱۵۵۵ - ۱۵۵۶ - ۱۵۵۷ - ۱۵۵۸ - ۱۵۵۹ - ۱۵۶۰ - ۱۵۶۱ - ۱۵۶۲ - ۱۵۶۳ - ۱۵۶۴ - ۱۵۶۵ - ۱۵۶۶ - ۱۵۶۷ - ۱۵۶۸ - ۱۵۶۹ - ۱۵۷۰ - ۱۵۷۱ - ۱۵۷۲ - ۱۵۷۳ - ۱۵۷۴ - ۱۵۷۵ - ۱۵۷۶ - ۱۵۷۷ - ۱۵۷۸ - ۱۵۷۹ - ۱۵۸۰ - ۱۵۸۱ - ۱۵۸۲ - ۱۵۸۳ - ۱۵۸۴ - ۱۵۸۵ - ۱۵۸۶ - ۱۵۸۷ - ۱۵۸۸ - ۱۵۸۹ - ۱۵۹۰ - ۱۵۹۱ - ۱۵۹۲ - ۱۵۹۳ - ۱۵۹۴ - ۱۵۹۵ - ۱۵۹۶ - ۱۵۹۷ - ۱۵۹۸ - ۱۵۹۹ - ۱۶۰۰ - ۱۶۰۱ - ۱۶۰۲ - ۱۶۰۳ - ۱۶۰۴ - ۱۶۰۵ - ۱۶۰۶ - ۱۶۰۷ - ۱۶۰۸ - ۱۶۰۹ - ۱۶۱۰ - ۱۶۱۱ - ۱۶۱۲ - ۱۶۱۳ - ۱۶۱۴ - ۱۶۱۵ - ۱۶۱۶ - ۱۶۱۷ - ۱۶۱۸ - ۱۶۱۹ - ۱۶۲۰ - ۱۶۲۱ - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۳ - ۱۶۲۴ - ۱۶۲۵ - ۱۶۲۶ - ۱۶۲۷ - ۱۶۲۸ - ۱۶۲۹ - ۱۶۳۰ - ۱۶۳۱ - ۱۶۳۲ - ۱۶۳۳ - ۱۶۳۴ - ۱۶۳۵ - ۱۶۳۶ - ۱۶۳۷ - ۱۶۳۸ - ۱۶۳۹ - ۱۶۴۰ - ۱۶۴۱ - ۱۶۴۲ - ۱۶۴۳ - ۱۶۴۴ - ۱۶۴۵ - ۱۶۴۶ - ۱۶۴۷ - ۱۶۴۸ - ۱۶۴۹ - ۱۶۵۰ - ۱۶۵۱ - ۱۶۵۲ - ۱۶۵۳ - ۱۶۵۴ - ۱۶۵۵ - ۱۶۵۶ - ۱۶۵۷ - ۱۶۵۸ - ۱۶۵۹ - ۱۶۶۰ - ۱۶۶۱ - ۱۶۶۲ - ۱۶۶۳ - ۱۶۶۴ - ۱۶۶۵ - ۱۶۶۶ - ۱۶۶۷ - ۱۶۶۸ - ۱۶۶۹ - ۱۶۷۰ - ۱۶۷۱ - ۱۶۷۲ - ۱۶۷۳ - ۱۶۷۴ - ۱۶۷۵ - ۱۶۷۶ - ۱۶۷۷ - ۱۶۷۸ - ۱۶۷۹ - ۱۶۸۰ - ۱۶۸۱ - ۱۶۸۲ - ۱۶۸۳ - ۱۶۸۴ - ۱۶۸۵ - ۱۶۸۶ - ۱۶۸۷ - ۱۶۸۸ - ۱۶۸۹ - ۱۶۹۰ - ۱۶۹۱ - ۱۶۹۲ - ۱۶۹۳ - ۱۶۹۴ - ۱۶۹۵ - ۱۶۹۶ - ۱۶۹۷ - ۱۶۹۸ - ۱۶۹۹ - ۱۷۰۰ - ۱۷۰۱ - ۱۷۰۲ - ۱۷۰۳ - ۱۷۰۴ - ۱۷۰۵ - ۱۷۰۶ - ۱۷۰۷ - ۱۷۰۸ - ۱۷۰۹ -

در این روزها، در هر یک از این شهرها، ۲۰ تا ۳۰ نفر از مردم، به دلیل فقر و بیکاری، خودکشی می‌کنند.

البرق من السماء والبرق من الأرض والبرق من البحر والبرق من النار والبرق من الماء والبرق من الهواء والبرق من الأرض والبرق من البحر والبرق من النار والبرق من الماء والبرق من الهواء

● مل جلجلیستہ ● الملحد ● مل جیڑے لائز ● تم بڑھتے مل حاجت ● مل

صلوات و درختان و غایب بندی و چندی است که از سر و کلاه

www.azharulUloom.com

FREE AMLT/ATL  
facebook.com/groups/nice

s://www.facebook.com/

© 2006 The Authors  
Journal compilation © 2006 Blackwell Publishing Ltd





مکتبہ اہل سنت دہلی

FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf  
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/>

# نایاب طبی کتب کا ذخیرہ

ہمارے پاس برائے فروخت موجود ہے جس میں نادر طبی کتب  
مطبوعہ قلمی کے علاوہ علم گمیا دیکشتہ سازی، دل نجوم جعفر کیوں  
پامسری، قیافہ طلسمات، نیرنگات علم الجواہر رقیعی کتب شامل ہیں  
قلمی طبی بیاضوں کا ایک قابل قدر ذخیرہ بھی موجود ہے یہ تمام کتب  
فٹو سٹیٹ مجلہ کتابی صورت میں موجود ہیں



# اوم

## شائے شائے شائے

پتھر پتھر سے ست گریبانیں جیسا کہ ایک بالی پار ہو گئے  
 اودا گیا ان دھیان ہے ست و ستو جیہڑے سر سے ملی بکارت گئے  
 سر پہ کھانسیں پہاڑاں نول گئیانی گئی تے سنی اوتار ہو گئے  
 جہاں بھر پانت پانت پر بھو دور تہاں توں کر دھو بھر چکے  
 اودے سر پہ گھسٹیاں بہا دیا تو سر پہ اودے جگت اوجا ہو گئے  
 تہاں جوت پیم دی جاگ ہی خلا جیلا فی شائے لیکر پارت گئے

کشتا، میری جی جی! ماہر شوں کا کہ ہے کہ کچھ کہ نہیں مانگا جیہڑا ہے یا جیہڑا  
 کام کر جیہڑا ہے سو پہاڑے تو بات لڑا جو ہی تو بات ہے اگر کسی کا رنگ نہ نہیں  
 میں ہو جیہڑے مگر اس کام پہ نہیں تو لے کیا کر کر دے گئے تو ایک بھو جو تپ بھی ہزار  
 مشکل ہے اگر اس کام پہ نہ ہو تو ایک بھو جیہڑا ہے یا جیہڑا تو اس کام پہ کر  
 سکے ہی اور وہ اودے نزدیک آسکے ہے اب تہاں گئے کہ بڑا جیہڑا کہ کام کو ہی تو جیہڑا  
 کو اس بات کو سمجھتے ہی کہ ایسا کام ہے جو کام کرنے سے پہلے اودے وقت اس  
 ست کرنا کہ کام کرنا ہے جس کو سر پہ کرنا ہے یا بالی پار جیہڑا ہے یا جیہڑا  
 اس کام پہ کرنا ہے اس کام پہ کرنا ہے اس کام پہ کرنا ہے اس کام پہ کرنا ہے

FREE AMLIYAAT

BOOKS freeamliyaatbooks

سنت نام کہ ہر کس کے ہاں ہیں تنہا ستا پار ۔ گل جگ جس کے سر پہ پانا کہ سنہ پار ۔  
 ٹکسی دیکھی نہ جگت میں بھی کہے جگ نے ۔ ٹکسی کہتے تو کہتے نہ دیکھی کہے دیکھ کر نے ۔  
 ادب کرب اور ٹکسی پر بہ چم ورج ۔ بی بی جی جگ کے سبھی نہ کہ کاسج ۔  
 جتنی گئی گھڑی دی چمن چمنی جی جائے ۔ کر جگتی جگہ کو کہ رت کو کچھ جگ جگے ۔  
 تکرے شوق نے کار ہر دم کو لگا جگا ۔ تو ہر سانس لینے میں نہ نہ دھڑکا جگا ۔

جنم اکارت نہ کھوپا سے جب لے بری جان میری جب لے بری ہی  
 جس دوت کے لہجہ میں پھرا ۔ دھرم کی بٹنی نہیں سنا تھا ۔ ساتھ چھوڑ دیں دستاں آج جب لے بری  
 جان میری آج جب دوت پڑی جنم اکارت نہ کھوپا سے جب لے بری ہی

ابہر دنیا ہے دین اسیر ۔ مور کو میں لایا میں لایا ۔ بن گھر تیرا بن گھر میرا ۔ کت لے ایک گھڑی  
 جان میری کت لے ایک گھڑی ۔ جنم اکارت نہ کھوپا سے جب لے بری ہی

سانس سانس پچھلے بری کہ بہن نیست گھڑی گھڑی کہ ۔ سنگ ساتھ نہیں بیت پڑی کہ اچھوٹ نہ ہی  
 جان میری باجھوں ذات میری ۔ جنم اکارت نہ کھوپا سے جب لے بری ہی

چمن چمن کرے میری کا ہا پا ۔ کھوے سنتا اپنا آپا ۔ پریم کی بھوٹی کا کر تاپا ۔ شمس لے بات کھری  
 جان میری شمس لے بات کھری ۔ جنم اکارت نہ کھوپا سے جب لے بری ہی

ہرے بیت میری کوں کرے ۔ اس دوت سے جھل جھلے پھر کہ بوجہ گئی میری لے میری چھوڑ دی  
 جان میری آج جب دوت پڑی ۔ جنم اکارت نہ کھوپا سے جب لے بری ہی

ہر دم جب لے جا پ میری کا ۔ پہلی جگت میں آپ میری کو میں پھر بھوے ٹاپ میری لے لے لے لے لے  
 جان میری لے لے لے لے ۔ جنم اکارت نہ کھوپا سے جب لے بری ہی

ہر دم دھڑکا جگ جگ جگ ۔ سنگ تیرے دھڑکا جگ ۔ میری جگ میں مسرہ دانی ۔ بڑے جگ جگ کی  
 جان میری بڑے جگ جگ جگ ۔ جنم اکارت نہ کھوپا سے جب لے بری ہی

دوست نام ۔ میری نام میری نام ۔ میری نام میری نام ۔ میری نام میری نام ۔  
 دوست نام ۔ میری نام میری نام ۔ میری نام میری نام ۔ میری نام میری نام ۔



# الف

الف او بھگتو ست رنگ کرتیے چمن لاہیو دنگ سال پہلا لہ

پر سوار تھ پر سوار تھ تنگ بیٹھا نیم دھرم کیوں منوں بسا ریا او

پنچس کے وجہ تنہا دیواں کا رجاں ہے ہما موڑیہ ہریت لہیو

تام دان اشنان گیا آن سج کے کہے ریں د شمسئی نکار یا او

رہنا سیکھ پر تر سنسا راندنگ ست ایہہ سنگوراں تار یا او

کیوتی جنباں آپا سنسا پاٹ پوجا او ہو ہری نے پارا کار یا او

کتھا : میرے پریمی جنز یاد رکھو مہا پرشوں کا بگنیت نورشا ستوں میں بھی کھلے ہے کہ  
اوس سنسا میں بننے والے پرش دور پرکار کے دیکھنے میں آتے ہیں راہ پر۔ تی مانگ یا  
پر سوار تھ کے دھار۔ نہ سچ دھرم کے کھیری احکم پر چلنے والے۔ (۱) اور تی مانگ کے  
دھار نے دھار میں راہ چلے پر چلنے والے۔

راہ پر تی مانگ یہ ہے : شاہ ستر کے غور پر مشجور کر کے ہاویں ہر ہر پریم کو  
تنگ دیا ہوا ہے۔ شمسئی کریم : میں کہتا ہوں راہ پر سنسا سے سربراہ کیڑوں کو پرتے رکھنا ہوتا ہے وہ  
پر تی مانگ کا سب سے بڑا پریم ہے کہ جب پر بھائی کو نہایت سے جاگو تو پر شمسئی جمل دسا ہوا نالغ  
ہو کر مٹی کی کم نہ کم نہیں ڈالیں سے گئے کہ مھکے۔ اس کے بعد جمل پر تو جو سیر کرتے سے کم نہ ہو۔

پھر داس سے اٹھ کر اور جمل پر دو لہا تھوں کو مٹی سے خوب مچ کر جمل سے دھو ڈالو۔ پھر راتیں  
کلی کر۔ پھر راتیں سوئیاں کر دو۔ پھر تھیں پر ہنوں کر کسی دلی یا کا پتھر لگا کر کسی شمشیر پر مٹی کا پاٹ کر

۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

سب سے کرم کہنے کوئی من اسٹیک کریم آئی تاکہ نہ کرنا ہے اور من کے سوا کوئی دوسرا ہو کر  
میں پرستار نہ ہو سکتا ہے۔

میں نے پہلی بجز آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ سات من میں سے پہلے پہلے کے ہیں  
انہی کیمت حاصل کر لیتے ہیں۔ ان میں سے پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے  
میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے  
اور میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے  
ہوں؟ میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے  
میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے  
اور میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے  
میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے

پورا چاہ گیا سو کہ ہے کہ جب میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے  
میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے  
دل میں پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے

پورا چاہ گیا سو کہ ہے کہ جب میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے  
میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے

پورا چاہ گیا سو کہ ہے کہ جب میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے

پورا چاہ گیا سو کہ ہے کہ جب میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے

پورا چاہ گیا سو کہ ہے کہ جب میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے

پورا چاہ گیا سو کہ ہے کہ جب میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے

پورا چاہ گیا سو کہ ہے کہ جب میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے

پورا چاہ گیا سو کہ ہے کہ جب میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے

پورا چاہ گیا سو کہ ہے کہ جب میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے میں نے پہلے پہلے کو پہلے پہلے











و یا رشتی فضل و کرم سے ایک انسان اور یا اسکے دشمنوں سے رانی پاکر ہر ایک میں اس  
 جاپا ہے۔ ایک بچہ جو سکل میں حاضر ہوتا ہے اگر سکل کے ماشروں ٹھکانے کے پائیس میں  
 کی تعلیم سے کا حق استفادہ کرنے کی کوشش کرے اور تواتر دن رات شوق و ذوق سے  
 جو کچھ اسے پڑھا جائے اپنے ذہن میں بھلائے تو سارا سال وہ عمر میں ایم اے کی ڈگری  
 حاصل کر سکتا ہے۔ اس رشتہ پر مثال کے کاروبار میں ایسے میں کہ وہ پڑھنے کا اس قدر ہمت  
 کے مطابق پڑھے پڑھے طور پر ملے کہ وہ سادہ پڑھائے ویسا نہ پڑھے وہ خاصا علم کے  
 راستے میں ایک قدم نہیں چل سکتا۔ میں جیسے دنیاوی علوم و فنون کے حصول کے لئے یہ  
 اصل سچ ہے ایسے ہی ہر دینی دنیا پڑھنے کے لئے یہ ضروری ہے اسے ہر دینی مصلحت  
 میں گورہ سکتی کئے ہیں جو ان پر بیان ہر کچھ ہے کہ شرف اپنی طاقت کے مطابق وہ سروس کر فیض  
 پہنچا سکتا ہے۔ چونکہ سب گورو مال سے <sup>پاکستان اور برصغیر</sup> <sup>کے لئے</sup> اس لئے جو کہ ان کی  
 شریعت ہر گاہ اور ان کی بدلتی ہوئی فہم کی ٹھیک ٹھیک کائی کر کے اور انھیں اپنے اوپر برسر  
 کر کے تو حقیقتاً ہر گزنی کا بھلا ہے جیسا کہ

انسان کو اپنے حق من و دھن اور کتبہ کتب کے ساتھ زبردست بندھن ہے اس لئے وہ اپنی  
 تمام عمر اپنی جسمانی اور مالی خواہشات اور ضروریات پر لپٹے کشتہ وادوں کی ضروریات فراہم  
 کرنے میں گذر دیتا ہے اس کے اوپر من و دھن کے ساتھ ساتھ جو کچھ اس کے لئے ایک لڑکے یا لڑکی  
 کو ملے کہ نہیں دیتا۔ اگر انسان کو ایک وقت کھانا نہ تو وہ بھر کے ایسا بیتاب ہو  
 جاتا ہے کہ جو کچھ وہ اپنا ہیٹ نہیں بھر لیتا اسے نہیں آتا۔ اسی طرح اگر ان کی اولاد کی لڑائی  
 پوری نہیں ہوتی تو وہ اس کا دم ٹک میں کر دیتی ہے اس کا بچہ نہیں چھوڑتی یہ سب کہ  
 اپنی بات مٹا نہیں دیتی مگر بھاری دین کا تجربہ ان کے ہے کہ جس کو اگر عام مردمان فضا میر نہ ہو  
 تو ان کے لئے یہ سب کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ انسان رو میں اس دنیا کے غفلت کی حالت  
 میں ہی کچھ کر پاتی ہیں +



انسان اپنی جسمانی زندگی میں طاقتوں کو گرد و پیش کے حالات سے مجبور ہو کر نشوونما دیتا ہے  
 اس کی فکر اس کے کام چاہتی ہے۔ یہی خود اس کے نام سے استدلالی روح کے جوہر سے  
 بیخبر ہونا ہے اور اپنی آگاہی سے دست بردار ہونا ہے۔ پھر وہ اپنے اپنے انداز کی آگاہی کی بجائے  
 کہتا ہے کہ

اے جیسے کاظم سنگ چنت ہرت جل اں

ہنسے نہ ڈرمی دیت ہی بکندہ ان کے اں

میرے پر ہی ہنزا خیال کو گرد و پیش کے حالات سے مجبور ہو کر نشوونما دیتا ہے وہ  
 سوچیں نہ خود کری کہیں دھارک ٹپک کو ختم میں سے کہ ہر دھواں میں ست گوند کی مہاں  
 نظر آئی اس سے ہی کسی مہاں ہوش نے کیا لب کہا ہے

جسکے دو کسی مرد کاں کو دل میں

بھاؤ اسے اپنی آنکھوں کے جی میں

تیں رام کا ہم کس نے سکھایا تمہیں ہم کا ہمید کس نے بتایا

ہیں اترا ہند کس نے سکھایا تمہیں یہ ہندو کس نے گرایا

جسکے دو کسی مرد کاں کو دل میں

بھاؤ اسے اپنی آنکھوں کے جی میں

خداوند خیر ہے خود ازب موش ہے لڑا و مرشد ہی آواز اٹھ

دہ لڑے فہرزد خود موت سرد اگر ہوئے کا ہے خرق بعد

جسکے دو کسی مرد کاں کو دل میں

بھاؤ اسے اپنی آنکھوں کے جی میں

کرو میں کا خود ہم شربت بھائی

یہ گہنہ توں کے نہیں اٹھائی

جسکو دیکھی، روکاں کو دل میں  
 بٹھاؤ اسے اپنی آنکھوں کے نیچے  
 یہ ہفتوں سے شعلہ کے خود مارتے کبے شب بھر  
 دلی جوش سے اب وہ بے لعل ہے یہی شعر بروقت در زبان ہے  
 جسکو دیکھی مرد کا دل کو دل میں  
 بٹھاؤ اسے اپنی آنکھوں کے نیچے

میرے پہلی بھنڑ! آپ کہ معلوم ہے کہ ہندو تو خود دیدوں کو پھٹنے میں اور نہ کسی  
 پادری پرش سے دیدوں کے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غور کیجئے کہ اگر کسی کتاب میں غیر  
 لکھا ہوا ہو کہ رلی انسان کو ہم نہیں مکتلا میں دہلی سے مکتلا پہنچا دیتے ہیں۔ وہ تو اس امر کے  
 متعلق کسی سے پوچھتا ہے کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور ترکیب مکتلا پہنچنے کے لئے  
 کرتا ہے۔ بلکہ اپنے گھر میں ہی یہ خیال کر کے بیٹھا رہتا ہے کہ جب مجھے مکتلا میں پہنچانا  
 ہوگا تو خود ہی پہنچا دوں گی۔ میرا خدا ہاؤں گا اگر وہ ہے۔ تو ایسا شخص جیتا مکتلا میں کسی  
 نہیں پہنچ سکتا۔ یہی حال میں لوگوں کا ہے جو دیدوں کو پھٹاؤ کہ ہم تو خود مانتے ہیں کہ یہیں  
 جلتے کہ دیدوں میں لکھا گیا ہے۔ انکو سس! جب لوگوں کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ ہاتھ کا حکم کیا  
 ہے تو وہ اس کے حکم کی تعمیل کیا خاک کی جگہ؟

میرے پہلی بھنڑ! آپ کو میں لکھا ہے کہ تمہارے اعمال، افعال، اقوال، دل اور دماغ  
 ایک سان بھرنے کا ہیں۔ اب لڑائیے کہ ہندو دیدوں کو دھرم کی لٹک مٹنے پرے کسی دھرم  
 تک دیوانی کے اس حکم کی پابندی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ عام ہندو قوم کا خیال تو پھر  
 کیجئے۔ پہلے پہل ہی گھر میں رکھیے کہ اگر ایک کتبہ کے دس آدمی ہیں تو ہر ایک اپنے اپنے  
 خیال میں کسی دھرم سے منسوب ہو جائے گا۔ یہی حال ہے کہ ہندو قوم کے ہر دھرم کے ساتھ  
 کیا سلوک ہوگا۔

FREE AMLIYAAT

facebook.com/groups/freeamliaat

میسرے پر ہی جنو! انسان کو ہر ایک چیز ایسی اس سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ ساتویں  
 پر ایک کی ضرورت بھی ہے۔ دیکھو جیسے ہم پہلے سنت منشی میں شامل ہوئے تھے تو نہ سوار تھے  
 کا شعور تھا وہ نہ ہمارے کا ہی رہتا تھا۔ نہ جاننے کی بوجہ وہ جہتی حد نہ ات کرنے کا طریقہ ہی  
 یاد تھا نہ جیب میں پیسہ تھا نہ بلوغ میں کھل چکی تھی مگر گودہ مالان سے بہت پیار تھا اس پر ہم  
 چپ کا یہ پیشانی نے اس فیملی میں ہی کو یہ زبردستی ہوا تو دنیا دیکھ کر دنگ ہے سے  
 ہر گے اپنا آپ کھینچتا یا مگر نے پر گھٹ کر دکھلا یا  
 ہرنے یا چچ چور کئے ساتھ مگر نے ہاں بچہ ہاں نا تھا  
 ہرنے ہاں کشن مچ گھیری مگر نے پُدا کا ٹی میسری  
 لیے مگر پر تن من وادوں رام تجوں گور ناہیں پادوں

## کافی

پہرست گودے جن بزم سبب ہاں کے  
 چہ ہوتی است در دہ بزم بزمی توں میں لیں  
 پہرست گودے جن بزم سبب ہاں کے  
 بزم بزمی کے گز ہاں ماحول از بزمی  
 پہرست گودے جن بزم سبب ہاں کے  
 ہاں بگ باگن وادیا دنیا پک بگٹ ٹامیلا  
 پہرست گودے جن بزم سبب ہاں کے  
 بہت گودے جن بگ باگن ٹامیلا  
 پہرست گودے جن بزم سبب ہاں کے  
 خاند جیلانی من بزمی کے بزمی کے



سے کسی کو برائے نہ ہے۔

محبت سے رہا ہے ہیں ہر دست دشمن کہ + جھکے آئے ہیں ہر جہاں کی سرکش کی گردن کو  
 سست کی دیرینہ شہزادہ + ہر بھی ہے خیر نہ ملے کسی جھوٹ زبان  
 خوش راہوں اور ہر شانہ شاہان + درحقیقت بہتر از پسیل و اس  
 قریبہ: وہ ہوتا جو اپنے آپ کو خیر ٹی جیسا کہتے ہیں اگرچہ پھر تو دوست  
 باتوں سے بھی زیادہ بڑے ہیں کیونکہ ان میں ہر طرف نے ہر جگہ کو تیار کیا ہے  
 اور شاہزادہ کی ہر روپ ہلتے ہیں۔ اس نے وہ سب کے چروں کی دھڑلہ کرتے  
 ہیں گرد حقیقت وہ سب کے سر تاج ہیں +

صدمہ بہت بہت لیکن میں دارم بند + باطنم آزاد و حق ظاہر و قیہ بند  
 توجہ:۔۔ میں محبت میں بچا ہوں لیکن میں بند اور ادھیڑا ہوں۔ باطن میں  
 خدا میں ظاہر میں بند ہوں +

۱۰) آپس میں دوستی پاؤں دل و زبان سے کسی ہمارے جو کو کہ نہ دینا کہ سرپ  
 بے رکشا کرنا +  
 ۱۱) اس کے اپنی پوری اور لکھتی دکرنا +

۱۲) چھٹاں میں غصہ کرنا یا نا۔ قصود اور کھانا کرنا۔  
 جہاں مل کھینچتے ہیں ہرے + کسی تیر سب سے لڑکی جو چیز جو کہنے  
 ۱۳) دہرتی میں اپنے بچوں سے ہرگز نہ بھرا۔ زبان کا پختہ ہونا۔ اس بات کے ثبوت  
 میں ہزار امثالیں ہندو ماں پر خور۔ اس سنان ہر گول کی موجود ہیں۔ اگرچہ  
 دنیا کی ہر چیز کو پیشے لیکن اپنے منے سے کل معنی ات پر پکے رہے +

۱۴) دہرتی میں دوستی میں ہر کسی کا احسان کرے اور کراخ سے پیش آئے  
 کسی کو حقیقت سے نہ ہے +

FREE AMLIYAAI BOOKS  
 facebook.com/g.../free.../books/

کپٹ کٹ من میں نہیں ہے سزا جتوہ کہیں کہیں ساہو کی لگی کہ سے آؤ  
۱۶: تیار رہتی تھوڑا کھانا سے ملے اعلیٰ

الف اک رولی کھا کے پس کر ہا کس اور دھڑا ہر ہر نہ لاپہا سے  
کھات بھی لکھی پھاڑی لڑی دلی ل دھڑا ۱۷: میان قویہ سے  
تائیں رہا کھاتی آہام سے نل ٹانگہ لیس چوہا ہا ہا سے  
شلاہ جیلائی سب کا سس نہ ہو کہ گئے لکھی نہ کہ جہا سے

۱۸: چشمہ یعنی مٹائی دھواں اہرہ بھیڑنا۔ یہ دو لکھی ہے ۱۹: ہم اندر کھڑا کہ  
نہا ہو کر سات رکھے۔ ۲۰: اہرہ کھٹائی ہے کہ کسی سے فریب نہ کہے عد  
کہ کہے۔ سب ہی مانتی اور لڑا نہیں چھوڑ دے +

۲۱: نیم باگم۔ یہ کہ کراس باطنی ہوتا ۱۲: اہلے اور اس باطنی کی راہ سے بہے  
خیال میں میں نہ آنے سے ہا نہیں۔ دھواں ہر وقت لگا آ جا ہے۔ کہلی گھٹان پیدا ہو  
یہ کچھ کہے اور اس پہ چھوڑ دے کہ ۲۲: میں میں نیم دھواں لکھی کہ کس عادتوں کا  
چھوڑ دے کہ ہے۔

۲۳: تپ یعنی قس کے ساتھ ہا ہا کہ ۲۴: سنتہ ش یعنی قاصت کرنا

۲۵: پر آہرہ یعنی اشتکار کا ہلکا ہر ناہ ۲۶: اپنا دان خیرت کرنا

یہ کہ ہے ست نام دینے کہ ان دان + تھلے کہ ہے دینا لہ بن کہ اہرہ

۲۷: ہا ہا پر ہا یعنی اسم ادم کا اسم اللہ ہر وقت میں نکر دھنا

۲۸: لکھی سہ حالت یعنی کج لکھی سناہ

۲۹: میں کہ میں سے خیر کرنا، ہر وہ میں ہا میں رنگوں سے یہا نہیں نہ مرم میں

۳۰: ہر وہ میں کہ میں سے خیر کرنا، ہر وہ میں ہا میں رنگوں سے یہا نہیں نہ مرم میں

۳۱: ہر وہ میں کہ میں سے خیر کرنا، ہر وہ میں ہا میں رنگوں سے یہا نہیں نہ مرم میں

۳۲: ہر وہ میں کہ میں سے خیر کرنا، ہر وہ میں ہا میں رنگوں سے یہا نہیں نہ مرم میں

۳۳: ہر وہ میں کہ میں سے خیر کرنا، ہر وہ میں ہا میں رنگوں سے یہا نہیں نہ مرم میں







ہم اپنی پہچان رکھتے ہیں۔

پہلی کو زندہ کر کے لے کے یہ مٹی کی کر کے ایک دو پہلو پہلی میں بستے دے  
 اور شہر کے مال کیا جادو سے مٹی کے چھوڑوں ملک اور اس کے مشعلہ خیالات وہ نہایت سے کہیں  
 کہ صاف کر دیا جادو اور بھی مٹی کو مست چت آتے سر پہ ہم میں اس ملک کا دوسرا جادو  
 کہ بھی مٹی کا بھی خیال نہ رہے۔ نوکار۔ خات۔ آجیں سر پہ ہم کے سوا اور کئی خیال کر  
 خیال کا بھی خیال نہ پہنچے پڑے۔ نیلی اور احرار کا رخ رکھیں مٹی اسند کی طرف لگا کر دوس  
 مد کہ جب سند میں مٹی کو اپنا مٹی پیدا کر دیتی ہے تو گہن سادھی کی نہایت سے مثال  
 پیش کرتی ہے۔ سب لمبوتی کے دہم و خیال کو ترک کر کے اپنی مٹی ہی ہستی میں اپنے خیال  
 کو ڈال دیا مٹی گہن سادھی ہے۔

## پاپ ناشک جو گئے نسخہ

نہاں۔ یہ پاپاں دا ایہ کر کے نسخہ سرچ کر کے ذرا بڑا نیت

جیکر تل پہنچے دے برتیا یہ برکت سنگھ داس دیکھ دے  
 پاپاں ہم داسیہ۔ اپنی ڈون جک فکرت دچرست بھی دلا دیا

انھا تیسرے دے ملے ہونے دے لیکے گویا دے دے دے دے دے دے  
 کمر دچرست سنگ دے پاپاں دے دے دے دے دے دے دے دے

پاپاں گہن کڈا نا مارا دے دے دے دے دے دے دے دے دے  
 گئی دت دل دی گئی دے دے دے دے دے دے دے دے دے

دے دے گہن دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے  
 دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے

دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے  
 دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے

[illegible]

کافی

سب طلب اس لئے سنتو اوم اوم جس جیایا  
 کام کدھ مراد ہر کرانے واکٹورک سب کج سترایا ہلے ہی مگر کے جس پہکار دنیا کہ کو پت  
 سب طلب اس لئے سنتو اوم اوم جس جیایا  
 اوم اوم جس پہچ کرنا ہر نیا پتر اس کا جینا ہ صفت ہر نیا گت کا آئندہ ہر مہر رساں کچک چکی  
 سب طلب اس لئے سنتو اوم اوم جس جیایا  
 چنگت میر جوم کا زما و آخرت ہے تہ جیڑا ہر کہ کی ہے سب کیر وادت ہر مہر خفا  
 سب طلب اس لئے سنتو اوم اوم جس جیایا  
 جس نے مگر گت میں پایا اوم اوم ہر ان جیوں گواہ کنی ہر فی اوم ہر زک حلیہ سب کے لکنا گنا  
 سب طلب اس لئے سنتو اوم اوم جس جیایا  
 شلاہ جیلانی ہر پہکار کر کے کج سترایا ہلے ہی مگر کے ہر کے ہلے ہر خزانہ فنا  
 سب طلب اس لئے سنتو اوم اوم جس جیایا

## ش

ش ثابت ہو گیا جدوں تیروں آتم بودہ ہے گیان مجتہد اریہ سے  
 پھیرتیر تھان لے دل نس ناہیں لیں اپنا آپ بچار پیار سے  
 کھان پان پہلان لے دچہ بھس کے ناہیں اپنی عمر گزار پڑا سے  
 جیڑے متھے من لے سوچن لے بے نینا پتی جو بے گئے ہار پیار سے  
 انگی کار کر کے ہن سا بڑاں لے ریت پاپا سے بھگے پار پیار سے  
 غلام جیلانی شاہ ابن پارسا سے ایر پتسا بھل کپنا پیار سے

کہتا میرے پریمی سہو! ہند تیرہ بریت جبک دن نشان تہ برن سنہ حیات  
 نما باوکت خچہ کرتے ہیں۔ مگر ان باتوں سے ہر دانشمند نہیں ہوتا۔ مسلمان غمزدہ۔ ج۔  
 زکوٰۃ آزاد۔ کلمہ فرور پڑھتے ہیں۔ سب کچھ کرنے کے باوجود طینا قلب غیب نہیں ہوتا  
 اسی کو کہہ رہے ہیں۔ یہ مہر غراب کہہ کے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ہی کامیابی  
 ہے کہ ملک کے وطن کی مدد سے۔ یہ ملک میں پیدا ہو۔ سینے میں آسمان پر چمک کے ٹپکنا  
 کے لئے شوق کی آگ جلیں مہر۔ دنیا کے عقل و آرام کے سب سامان موجود ہوں مگر ملک  
 کے دل کو طینان نہ ہو۔ اسی کی وجہ سے ہندو اس کو اس کے پرتھک کے دشمن غیب نہیں ہو سکتا  
 جیسا کسی شخص کے دستوں پر پڑا۔ ہی سہی ہے۔!۔ جتنی دیکھ جائیں ابد اس کو شادی  
 کرسی پر بیٹھا دیا دے۔ ان اسباب سے اس کا پتہ لیں بھر سکتا۔ اسی طرح سچے پری کا مثل  
 اپنے ملک کی حکومت کے لئے لڑے۔ اس کے ملک اس کے دل کی شادی نہیں کرتی دیکھا کہ  
 اپنے ملک کے دشمن۔ ہر دن اپنے ملک کے لئے لڑے۔ اپنے ملک کے لئے لڑے۔ اپنے ملک کے لئے لڑے۔

مارا نہیں بھرتا۔ ایسے شخص نے انسانی ہمنام لے کر اپنا تم سدھار لیا۔ اب سوال یہ ہے کہ کس طرح ملک کے ہر ایک کھیتی باڑی میں روٹن کاوے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پیسہ ہوتا ہوا چراغ دوسرے بجھے، سنے چڑھن کر سکتا ہے۔ دیکھتے ہوئے چراغ کو لو، ایک نوک کہ جس کسی کے پاس ہوں وہ بالکل ادا کر دے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کر سکتے۔ اسی طرح وہ خود پیش قدمی کرنے والے ہیں۔ یہ ناک پہنچ گئی کہ جو اس کے شکر کر لے وہی دوسرے پر شور مچا رہا ہے۔ یہ غلط روٹن کر سکتا ہے۔ ست سنگ کی اصلاح میں دیکھ رہے ہیں کہ وہ خود کو غلط دیکھتے ہیں۔

میرے پیڑی بھائی آپ کے مضمون پڑھا ہے کہ یہ بتا رہا ہے چراغ ایسی جگہ کے لئے ہے۔ اب اس میں اندر سے اندر۔ ایسے ہی طرح شروع شروع میں طالب کے لئے ضروری ہے کہ وہ کچھ دوسرے سنگ میں رہے۔ تاکہ وہ نہ ہو۔ ہنگامہ دیکھو کہ آدھی اس میں شجرت کے چراغ کو کب نہ سکیں۔ چھٹے پاروں کے اندر گر باؤنگا کر کی حفاظت بھیڑ کر اس کے کب جاتی ہے۔ گھر ایک دن جیسا ہی ہوتا ہے کہ ان چیزوں کو اس میں بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اسی طرح جب ہم نے اور شجرت کا ایک پتہ دیا ہے کہ ایک ہرچھوڑتے پتہ پر ہائیڈرو پتھر اس پر ہنساری ہو۔ تو یہ کارگر کا لڑا ہر گھر پر ہر شجرت کی ایک شالہ سنبل کئی دہائی ہے۔

درخت شالہ: ایک شخص کبھی مارا کے کھٹنوں کی غرض سے تن کی کٹری میں آیا اور کبھی کے ہر کرل ہی سے اوقات ہوتے تھے کہ کبھی کبھی کے کٹری میں۔ انھوں نے جواب دیکر ایک شخص دیکھا ہے۔ رگ لے جانے کے لئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی کبھی دیکھے ہوئے ہیں۔ اگر غلط جہانے ہو تو وہیں چلے جانے اس نے پتہ ہا کہ وہاں تربیت رگ ہر گھر میں ان کو کہے ہیں انھوں نے آپ نے جواب دیکر کہ تم کو کل ہزار ہوں کے سر پر فرد کا ملکہ معلوم ہو گا۔ جب وہ وہیں ہو گئے تو وہ نوک پہنچ گئے۔ شجرت کی کے سر پر دیکھ کر وہاں ہی رہ گئے۔ ان شخص پر سب سے بڑا چڑھا اور ان کے لئے شالہ میں رہا۔ جب کہ وہ اپنے لئے نوک تو گھنٹے کے سر پر ہے کہ ہر شجرت ہر گھر۔ گھر کے لئے ہے۔ شجرت کے لئے ہے۔ شجرت کے لئے ہے۔ شجرت کے لئے ہے۔











نقل ہے کہ ایک اسٹون ہنے سے میں بہشت کی قرین پہنچ کر آیا۔ جو قصور سب  
 انگو کی قرین کی پیگنم ہونے کے بعد سب لوگوں سے کہا کہ جو لوگ بہشت میں جانا چاہتا  
 ہے وہ اپنا ہاتھ بکڑ کرے۔ چنانچہ سب لوگوں نے اپنا ہاتھ ہاتھ اٹھائے مگر ایک سات  
 سالہ بچہ اپنے ہاتھ نہ اٹھا۔ سڑنے سے اس کے پاس جا کر پوچھا کہ سلیم! کیا تم بہشت میں  
 نہیں جانا چاہتے؟ سلیم نے کہا نہیں! اما سڑنے پوچھا کہیں! سلیم نے کہا جب میں مرنے آیا  
 تھا تو میری عمر تھی چار برس۔ اسے پہلے تو بہشت مگر کچھ دن اسے یہی بہشت  
 میں نہیں جگہ تھی مگر کچھ دن۔ چنانچہ سلیم کی عمر تھی۔ اسے بہشت یا سڑک کی خوبیوں کو نہ سمجھ  
 سکا اور اس نے وہاں ہانپا ہی پسند کیا۔ اسی طرح تمام لوگوں کی جگہ جگہ پاموشی کی بنا کہیں  
 کو نہیں جگہ سکتی اس نے ان کو نہیں سکے پاس بندہ لے کر کہیں ہم چکا ات بہشت کئی ہی جگہ  
 ہے اور نہ وہ اس کو سمجھ سکتے ہیں۔

تا اہل راہ مسلم و اہل آفرین • ماہنامہ سیدتی •  
 تا اہل راہ مسلم و اہل آفرین • ماہنامہ سیدتی •  
 تا اہل راہ مسلم و اہل آفرین • ماہنامہ سیدتی •

## ح

ح بر کیا ہوا عرس ایں اور جو کئی رنج سو اس گناہ دے  
 قدر کیا نہ موتیاں میریاں داغ داغ •  
 ح بر کیا ہوا عرس ایں اور جو کئی رنج سو اس گناہ دے  
 قدر کیا نہ موتیاں میریاں داغ داغ •

سنت منڈل راج مل کے جیسے۔ یاد رہی ہے پارانا روئے

غلام حیلانی جنہاں کہنگ چاہے بیڑا نہ بنے مار دے

کتھا: میسہ پر پی سبزا! ماں پر خوں کا چھن ہے کہ سادھو کو چاہئے کہ "س" لگا کر بیٹے اور  
 دھیان کرانکھوں کے لوہ دوڑھووں کے یو جڑ گئی میں جملے سانس کو اپنے "س" نہ آکاٹ  
 میں یاد کر رہا تھا ہے۔ شرت کو کٹی اور جڑ گئی، سچاں کو اکاٹ سمجھا اور پلان روپ ارد۔  
 سے چلتے اور جب سانس اندر کر جائے لفظ "سو" خیال کرے اور جب سانس باہر کر آتے  
 تو لفظ "ہنگ" خیال کرے۔ کیونکہ سانس کے اندر باہر نہ جانے۔ سر ہنگ نام پر گھسٹ  
 ہوتا ہے اور اس کے لئے یہی کہ وہ لکھی پر تھامیں خود ہوں اور یہ لفظ میں سر ہنگ ہر  
 جاکا کے سانس سے ہر وقت جاری رہتا ہے۔ جو پریشانی اس جاپ کر کے باجے  
 کیاں ہو جاتا ہے۔

میسہ پر پی سبزا یاد رکھ لفظ "سو" پر تاک کی طرف اشارہ ہے۔ "ہم" یا "ہنگ"  
 لفظ چھ کی طرف اشارہ ہے۔ پہلے پہل پر تاکہ نظر نہیں آتا چھی کی نظر آتا ہے۔ مگر جاپ  
 کرتے کرتے پر تاکہا ہر جہ جاتا ہے اور چھی کا ہونا پر تاکہا میں کم ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے  
 اس جاپ کو تیس منزلیں مستوں کا ذکر کئے ہیں۔ لیکن کبیر صاحب

دیکھ سہ دیکھ تو میری دھن دم کو روک دیکھ، وہ کہنگ مل کر بن کر چادر سورج کو لیک آئے  
 پہلے کہ من سر پہ کمال کی کھی پر چڑھئے + کیسے کہ ہم کھنڈ کھنڈ کی گئی منت پہلے  
 من مشا میں کیو صاحب نے ایک مثل بتائی ہے اودھ اس میں ہے کہ سورج نہ نکلا دھاتا  
 تھنا ہے اودھ پاتا ہاں تھنا اور نرل سے سراؤ گئے ہے۔ جنگ کو پہلے کہ اس مار کر بیٹھے تاکہ  
 کیا بند کر جائے اور وہ لکھنؤ کا نظر تاک کے تھنوں پر پڑے۔ دہانے تھنے سے سانس کو  
 اودھ میں پاتا ہوں اور سانس کے تھنوں میں صرف ہلکے تھنوں اور تھنوں ہی سانس کو اندر

شعبہ رائے اور جس کی رائے کا ہم شعبہ رائے تھا اور جس کی رائے کو ہم نے سمجھا ہے  
 نکالے۔ اور کہہ کر جس طرح گھومنے کے دوڑا جس برابر پڑتی ہیں تو سیدھا پتہ چلے  
 جب دو شخصوں سے رائے یکساں ہو برابر پڑتا ہے تو دل بھی جاپ کرنے میں سیدھا اور  
 قائم ہو جاتا ہے اور دوسروں میں چلے۔ جسے عزت ہو دوسرا کسی اپنی فکر رکھنے میں مجبور ہوتا ہے  
 جس وقت انسان اس شکل کو کتابت و مقام و دفع میں جس کا ہندی نام پرہم شہوت۔ تین  
 آنکھیں کھولتا ہے ہر جہت میں دو چشم ظاہر اور ایک چشم دل۔ اسی شکل کا نام تریکولی جاپ ہے۔  
 جس کو مسلمان "مخوفانہ" کہتے ہیں۔ جو کئی آنکس جاپ کر کر جو خود کو دیکھ دیکھ لکھا رنگ  
 پیدا کر رہا ہے۔ صورت آتی کہنے سے کہہ حال نہیں ہوتا۔ جیسا کہ کسی نے ملاحظہ کی کہ کرب  
 سیکھلا اور طرہ کا اور اس کا منہ نہا نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی اس سے سب سے بھرکیت  
 سکتی ہے۔ اس جب طرہ بننے پر وقت ختم کیا تو دیکھی کہ نہ یہ وہی وہی ہر نفسی غریب کے  
 آگ کا لالچ بدداشت کہ اور طرہ تیار کر لیا تو اس سے مزہ بھی بیٹھا ہو سکتا ہے۔ جھوک بھی بیٹ  
 کافی ہے۔ اور بدن میں طاقت بھی ہو سکتی ہے۔ +

در ششماں: ایک زمیندار پچھلیت میں باجسے کل کاشت کے لئے بی ہمارا تھا کہ  
 ناگیاں اس کے لئے پہاڑ کو دھکیلے ہوئے برتن سے لگا۔ زمیندار نے یہ برتن باہر نکالا تو کیا  
 دیکھتا ہے کہ برتن کی گولہ رخ رنگ کے پتھروں سے بھرا ہوا ہے۔ اس نے خیال کیا کہ اگر یہ  
 میں چاہئے والی گولیاں ہیں۔ یہ برتن کو نہ ان کے کپکنے پر کھیت سے پہنچا دیا اور ہکا نے  
 میں کام لیتے اس نے یہ گولے ایک نہ۔ کئی گولے میں جواب دے۔ جب فصل تیار ہو گئی اور  
 باجسے کے باجسے میں والے بھرتے تو باجسے بھی کھیت پر نہ آئے۔ زمیندار نے وہی دیکھا ہوا  
 برتن باجسے والا اور ایک ایک کے لئے گچھے میں ڈال کر وہ پتھر پنے شروع کئے جس سے  
 ہمارا زمیندار نے ہر پتھر کے لئے سب سے زیادہ بڑا بھرتا ہے۔ اسی میں زمیندار نے سب برتن  
 ان پتھروں سے نکال کر اور۔ کئی پتھر پتھروں کے باجسے میں ڈال کر وہ پتھر پنے شروع کئے جس سے

طرف سے گذر کر اس نے دیکھ کر زیندار کے ہاتھ میں تلوار ہے۔ اس نے زیندار سے  
پوچھا کہ تم پہ عمل جو تمہارے ہاتھ میں ہے۔ زینت کرنا چاہتے ہو؟ اگر تھو تو میں اس کا میں  
ہزار روپیہ دیتا ہوں۔ زیندار یہ سن کر بڑا حیران ہوا کہ کچھ مریج کر کے لگا کر دے میں بھی  
فروخت نہیں کرنا چاہتا۔ کچھ لیا دو۔ جو ہری نے چائیس ہزار روپیہ کا ارادہ ظاہر کیا۔  
زیندار سمجھا کہ یہ وہ بھی قیمتی چیز ہے جو یہ جہری اتنی قیمت دیتا ہے۔ انہری ایک لاکھ چنے  
کو تیار کر گیا۔ جب زیندار نے اس چھڑک قیمت ایک لاکھ روپیہ پسلی ڈالنے پر زینت سے  
لگا کر جان سے دی۔ کیونکہ وہ تو ایسے بیشمار عمل مصلح کر چکا تھا۔ یہی مثال انسان۔ کہ  
سائنس کی ہے جو عمل جو ابھرے بھی بیش قیمت ہیں۔ مگر یہ انہیں غریب و غنی سمجھ کر  
مصلح کر رہا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ ہر سائنس میں ہری کا بھجن کہہ ایک سائنس کر بھی برتنا  
ذبحانے سے

سائنس سائنس پر نام کہ برتنا سائنس نہ کہ + مشافہہ ہے سائنس کی آیت پر نہ ہو  
اکہ ٹھکر کنی سے منوع رہن گرا + کہ نہخت ہے سائنس پر نام واکر سائنس  
پر نام نام۔ ہری نام ہری نام ہری نام +

## خ

خ خیال کر دنا نہ سوچائی منزل سیدہ سروپ کھسکہ بیٹھا

تھیلا ہم را دیہ بیج + دیشٹا جیہدے مال ہے من پر چا بیٹھا

پچائی کا سنانی بیج پچس گیا توں چنا منزل بیج چت پچا بیٹھا

چرن مار کے پر کے کپا پناںوں رہر شہد و سہر منی نہ کھا بیٹھا



جسے محسوس ہوتا ہے کہ جب تو وہاں حقیقت کھل گئی تو وہاں بھی وہ نہیں سکتی۔  
 فردی اور ہونے کے بعد انسان مرتضیٰ بن گیا ہے۔ اس انہی کا تعلق دل کے  
 ساتھ ہے اور اسی مرتضیٰ پر جنس پرکشش ہے اور اسے کہہ دیتے ہیں  
 معلوم ہوتا ہے یہ خستہ ہوا ہوا ہوا

جب بھی سو کر اس بات کا نہیں ہو گیا کہ میں نہیں جانتا۔ وہ یہ کہ میں کیا اہلیت  
 ہوں اور میں کیا ہوں اور میں کیا ہوں اور میں کیا ہوں اور میں کیا ہوں اور میں کیا ہوں  
 ہے اور میں کیا ہوں اور میں کیا ہوں اور میں کیا ہوں اور میں کیا ہوں اور میں کیا ہوں  
 بندہ میں پیدا کرتا کہ ملک میں جا رہا ہے اور دل کی شادی کر رہا ہے

مسلک تہمت میں کھائے کہ وہ یہ جسے دیکھتے ہیں وہی ہیں کھائے اور پھر وہی ہیں  
 ہرگز نہیں ہوتا۔ سنسکرت میں ان کا کہنے میں نہیں ہے۔ ہرگز نہیں ہوتا۔ ہرگز نہیں ہوتا۔  
 دیکھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں۔  
 اپنا اصل کا ہی چھوڑ کر ان کے کاروں میں جنس جا رہا ہے اور وہاں اسے اور وہاں اسے  
 یہ اپنے دل کے لئے نہیں ہے

تو میں نے کہا کہ ہرک مار میں کتنا ہے + ہرک مار میں کتنا ہے  
 کس قدر کتنا ہے کتنا ہے کتنا ہے + کتنا ہے کتنا ہے کتنا ہے  
 شادی میں کتنا ہے کتنا ہے کتنا ہے + کتنا ہے کتنا ہے کتنا ہے  
 ایک شادی کے لئے کتنا ہے کتنا ہے + کتنا ہے کتنا ہے کتنا ہے  
 خواتین کتنا ہے کتنا ہے کتنا ہے + کتنا ہے کتنا ہے کتنا ہے  
 دل کے لئے کتنا ہے کتنا ہے کتنا ہے + کتنا ہے کتنا ہے کتنا ہے  
 ایک شادی کے لئے کتنا ہے کتنا ہے + کتنا ہے کتنا ہے کتنا ہے  
 ایک شادی کے لئے کتنا ہے کتنا ہے + کتنا ہے کتنا ہے کتنا ہے

عزت کی لہو سے ہے تیس خد بیک جا • منزلِ مٹی کو ہے یہ کس قدر بھلا جا  
 وعدہ خیانت کر کیسے بھلا جا ہی ہے • کیسے ہے رقتِ برابا با پہنی ہے  
 ملکِ ادا و استادِ خلعت کا چسالا • دیکھے دیدہ ویری کا ہے کیا ہر آلا  
 افرحِ صید و جہاں اس گئے جلیں مٹکے • بھلا نس نے اٹھایا کس طرح کھل  
 بہت مشکل ہے نبھانا یا انت ہے ہی • مابروہ نفس پہ ہے منزلِ بھگزی  
 تہذیبِ نیا اگر خلعتِ کثیفوں کو ہے مٹام • اس میں کبیں دھار لائے گی گوتے کام

سید محمد علی

ویکی آپٹیم ہے کہ ہر شخص بشمول بے لگبے کر سنساری کا جی کتاب ہے وہ جیون گیت

ہر جہاں ہے یعنی نقدِ ثمنیات ہا ہے۔

عالم محسوسات کی بے ثباتی پر غور کرو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا ایک ہی ابعادی توشیح کا  
ہے جس میں ہر طرح کا رنگ و رو بہ ہوتا ہے اور جس میں ہر طرح کی شکلیں وجود میں آتی ہیں  
اور پرانے اور نئے پہلو ہوتی ہیں۔ پس تبدیلی حالت پر فطری باوجود کتنا غفلت ہے۔ تماشائی کو  
چاہیے کہ متوجہ اپنی حالت میں کیسے رہے اور اپنی خاموشی میں فرق نہ کرے۔ آپ ہمیشہ خوش  
گاہوں میں دیکھتے ہیں نہ اپنے غم کی یادوں پر غصہ کہ کسی غمگین کو اپنا باعث و حوصلہ پہنچا  
کر رہا ہے لیکن وہ اپنے غم کو نہ بدشاہ بنے تصور کرتا ہے اور نہ غمیر سمجھتا ہے بلکہ وہ خیال کرتا  
ہے کہ اصل میں میں نہ بدشاہ ہوں اور نہ غمیر۔ لہذا وہ نہ باغیر ہوشیاری میں غم کو پہنچاتا اور نہ  
غم غمیری پر غم نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ کوشش کرتا ہے کہ جو غم اس نے پہنچا ہے اس کو مٹا دے  
یا پہنچا دے اور جاتے۔ یعنی اس طرح ہر انسان کو سمجھنا چاہیے کہ جو غم اسے پہنچا ہے یہ بھی ایک  
سراگ ہے جس کو کچھ دیر کے بعد بدل دیا جائیگا۔

انسان اوتھنے کا سوال نہ کرے۔ یہ تو خدا کا حکم ہے۔ یہی کہ جس نے





## سوتیا

تیرتھ کرٹ ہشتنان کرے روپی اہت ڈبے بھری پھر آئے  
 دھیان کرے مگر دھن چاندنی وہ کھا کر دے  
 پاک کھنچے رو کر لکشم ہنزو میل شین کر اے  
 ایک نہ ملے آتم تودھ بھوساگ کے بھرم کران مٹا اے  
 اوتھ درجہ اگر کرن شخص کر دہ تیرتھ ہشتنان کرے نور تھام زمین کے تیرتھوں کے  
 دھن کر اے اوتھ تھام جہان ک کنا میں پوٹیاں دیہ شتر کشہ کرے ندرگی کے سرم  
 میں پانچ دھرم اور سروی میں برہ سے ملے ہمنے پانی میں بل دھاما کرے مگر جب تک  
 گمان و ذیامال نہیں کران گنتی پاپت نہیں مٹا +

## پچن کرشن جی جہاراج

سب سے کچھ ہرکے جو مجھے لکھتے تھے + میں بھی اس کو دیکھتا ہوں یہ راز ہے  
 جو کہ میں نے سنا دل دھرت سے ہے + سنگی میں میرا عاشق کیا کیا ہشتیا ہے  
 جو مجھ سے اس کو مجھ سے اود نہ اور و قصور + بے طبع ہے غرض ہو پھر وہ میرا ہے  
 جو بتا تھا بتا یا دیکھ کر تیرا باقی رہا + ایک لکھتے تھے تھے میں جواب دیکھا ہے  
 نہیں کو چھوڑ دے مجھ کو کھنچ کر تیرا + یہ راز ہے لکھتے تھے میرا پار ہے  
 ہندو نہیں ہندو اے خیر ال + نہ مانہ پس پر وہ الا جلال  
 شجرہ : حق باتیں سے جب دیکھا ہے نہ دیکھتے تو یہ لکھتے ہیں پھر وہی رہ جاتا ہے۔  
 لکھتے نام - میری اوم میری اوم میری اوم +



حالت کا پتہ چل گیا۔ چرنگ ان کا یہی ایک بیٹا تھا جو کہ راج ندی کا حادثہ تھا۔ اس نے ان کو بنا  
 نئی برہ۔ اترو کھرو چادر ہو کر اودھاؤنے وزیر سے رنکی کے ریشہ ڈالنے کے متعلق پوچھا تو وزیر  
 نے ادب سے عرض کی کہ کم سہل آپ کی پہچان ہوا۔ ہمارا سب جہیز آپ کی بیٹی مگر میری بیٹی  
 کی معنی ایک لڑکے سے قرار پانے لگا ہے۔ اگر اس لڑکے کا جن چین کو آپ کے لڑکے کو دیا جائے  
 تو دل و خصلت کا ان کے لئے کوئی سب پرہیز ہو جائیگا۔ تاہم کوئی نتیجہ ہو گا  
 اور پھر حضور کا اس امر کی اطلاع دوں گا۔

چنانچہ وزیر جب مات کو گھر کی طرف لے گیا۔ ایک کتب میں وہ بیٹا اودھاؤنے کے حضور در  
 آئیں بھرتے لگا۔ جب گھر والوں نے اس کی خبر سنی کیفیت دیکھی تو اس کی بیوی و دو کٹر پہنے پتا  
 کے پاس آئی اور پوچھنے لگی کہ چاہی جہاں آپ آج اس قدر اناکس کیوں ہیں۔ وزیر نے  
 جواب دیا کہ اے کنیا! یہی سسریت کا کارفرما ہے۔ بیٹی بھل پائی! یہ منہ کوئی ایسا  
 عنکر نہیں ہے کہ اس کا چاند نہ ہو سکے۔ آپ کے مذہب و تو اس سے بڑھ کر کٹھن معلوم  
 پائی ہونے پڑے۔ وزیر اودھاؤنے کے لئے نہیں ہوتے۔ ان میں خبر سے جھکے بہادرت  
 ہے۔ بیٹی بھل۔ چاہی!۔ یہ سبیل ہی ترکیب ہے اودھاؤنے کو پھر دیکھتے ہیں کہ وہی جیسی  
 اودھاؤنے ہی مر جائیگا۔ آپ ایک حکیم اور فصد کرنے والے کہ جہاں اسادھ راجہ کو کہا کہ وہ دیکھ  
 آج کل ایڑے سے ایک اودھاؤنے لپٹے آئے کہ بات کہہ لے اس بھیج دی۔ وزیر نے جب اس  
 ترکیب کی کامیابی پر اذیت پائی کہ کیا تو ایک ناظم اور شہید فصد کرنے والا ہو کر اپنی بیٹی کے  
 حوالے کیا اور خود ماج کے پاس جا کر زخمی ہوئی کہ ان کا بیٹا کو آ۔ پہلے پہلے کی رات کا انتظام  
 میں۔ جبکہ بھرتے یہ بات سنی تو وزیر کا فکر ہوا کیا۔ غرض تو یہی تو سردیگر کہہ کہ اے نیک  
 وزیر میں۔ اگر بیٹے کی بیماری کا بندوبست نہ کروں تو وہ مرتے ہیں۔ ادا کر دوں تو دل و  
 خصلت کا پتہ نہ چلے گا۔ وزیر نے یہ بات کہہ کر مات کو انتظام کرتے ہیں اور  
 خود ہی ساتھ ساتھ۔









دنیا کڈال کاٹھ کی گئی ہے میرے آگے ۔ ۔ ۔ سب کچھ میں بلانے کے بجائے  
بلو است ۴۴۔ میری اوم ہری اوم ہری اوم

۲

رہنما بھوگاں نل بھوگاں انا کے بنوں میں بھوگاں چپے پئے آئے او  
بھجن ہری دے دل نہ چت لائیا بٹے بھوگاں بھوگاں رو گیا او  
ایسے ہے جگ مٹھا آگاکن ڈٹھا میرے شجر خیل سن یہ گیا او  
پشیاں وچ وڈہری نول ٹل گیا رہنڈا رہنڈا توں جگ توں رو گیا او  
خشبہ کرم ایسے پئے دس کیوں ہری دھرم کیوں یہ گیا او  
غلام جیلانی شاہ پئے نہ دس کیئے اہل کھو آئے پردہ پئے گیا او

کتھا :- میرے پریمی بھو! اس پرشمن کا بچن ہے کہ انسان کو چاہئے کہ پرشمن کو اپنے دس  
میں رکھے یا دریشمنوں کے دس میں خود آپ نہ بھولے کہ اس سے پرانا جس خوش اور یہ خود ہی تمام  
میں رہیگا جیسا کہ اس انسان کے ہم مدد مانی بندہ است حکومت اس کے شکر و پاں ملک نے  
مقرر کیا ہے اس کے قانون کو نہ کرے۔ اگر تو ایسا کر مزا دیتے۔ دیکھو انسان کے جسم میں دل  
واجب ہے جو اس کا دیریا و کام کر دے اور یہ جگہ اس کے مکہ نام ہیں۔

لبس سند میں :- پانچوں جو زخم جسم کے نہ تھوڑے جیانی کر دے میں اور دنیا کے  
کاہل و باں کی نسبت میں کہیں گری میں سے ایک ماہ نام میں کہ میں نے ہے اٹلی ہتھام  
میں غلام و پروردگار۔ جو ہا کہ ہے مشہور و مشہور ہے کہ انسان کو اپنی انسانی کے لئے دل و دماغ میں





کردہ۔ بالکل موجودہ ہوتا تو یہ کارروائی بہتر نہ ہوتی۔ کیا اس کردار کے سبب ان کے مرتبہ  
 ایسے میں کچھ فرق نکلیا۔ بڑے نہیں۔ پس جو انہی میں سے کسی ایک ہے۔ اس کا رد و اعانہ  
 بھی صرف ہرگز اور جو کہ ہے اس کے ٹک میں ان پانچوں کا مزاج ہو جائیگا اور خرابی پیدا ہو کر  
 انتظام ہو جائیگا +

اب سوچو کہ جس تک میں بے انتظامی ہوگی وہاں اس سے اندازہ کیا خاک ہوگا۔ وہ انسان وہاں  
 آئندہ سے عوام ہے اس کا جنم ہو جائیگا۔ سنساری چیزوں سے جو خوشی پیدا ہوتی ہے۔ وہ بندہ نہیں  
 رہ سکتی۔ وہ خلی خوشی ہمیشہ باقی رکھتا ہے۔ کسی وجہ کا کہن ہے کہ سنساری راجائی کا انتظام کرینا  
 آسان ہے مگر ہندوستانی۔ راجائی کا شیعہ شتا بہت کٹھن ہے۔ دیکھو کہ تم کی بے اعتدالی سے جسم  
 کمزور ہو جاتا ہے۔ دیر چلی پڑ کر اولاد نہیں ہوتی اور کئی رنگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ دماغ میں مثل  
 کا نام نہیں کرتی۔ کردار کی بے اعتدالی سے بے جا تھل و ٹھل و شکی کینہ اور حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ جن سے  
 دل میں ایک قسم کی بے آرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا انسانی زندگی کا لطف بھار رہتا ہے۔ بوجھ کی  
 بے اعتدالی سے حرص و غنا، مبعوث، فریب چوری اور خوشامد وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن سے انسان  
 نہایت ہی ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔ مہ یعنی محبت کی بے اعتدالی سے غم جہاں کی کا حد مرہ پہنچتا ہے بعض  
 دفعہ تجربہ سے ثابت ہوئے کہ زیادہ محبت سے جنوں اور خود کشی تک نہایت پہنچ جاتی ہے اشد شنی ہو کر  
 بھی اسی بے اعتدالی کا ایک ناپاک کرشمہ ہے۔ ہر حکم و مہنی خودی کی بے اعتدالی سے کھیت سبز  
 خود بینی، محبت، مہنی، کائنات وغیرہ پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کو ترقی کرنے سے روک دیتی ہے  
 اب اس بیان سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان کی بے اعتدالیوں سے کل گناہ پیدا ہوتے  
 ہیں اور گناہ حقیقت میں ایک قسم کی بے اعتدالی کا نام ہے جس انسان نے نصرت سکاس اس پر ہزاروں  
 معلوم کر لیا وہ پیشگی ہے آپ کو ان بے اعتدالیوں سے بچا کر مت مائل کر نیچا۔ اور جو نہ بچے گیگا وہ  
 جیسا کہ انہی میں سے کسی ایک ہے۔ جیسا کہ انہی میں سے کسی ایک ہے۔ جیسا کہ انہی میں سے کسی ایک ہے۔

میسرے پر ہی جنم جس وقت مہارے لکھا جاتی کسی شے کی عزت جادے کر بے اعتدالی ہونے

کاٹھہ ہے۔ اسی لئے اس کو اسی وقت دکاندار اس لڑکے سے پڑ کر لے کر ایک طرف چلے دوں۔ مگر کہ  
دوڑ بھڑوں کے درمیان غمیز کر نظر کر اپنے تک کے تھمن پر چڑھ سولے ایک پہنٹا کے خیل  
کاندار کی خیل کو اندر لئے دکاندار اپنے من کو بھی لے گا ہر دم رکھو۔

کوشش جی مارن ہو چکی ہے کہ میں غصے کو منادی کا وہ بار سے فرست دے کہ وہ دنیا  
بڑھ کے یا سادہ منت کی جگت کے لئے تو اس کو چاہئے کہ کنگہ کان تک منہ وغیرہ خاندانوں کا ٹیپ  
کے ساتھ ٹیپ نہ ہونے کے کہ کنگہ چیت کو بھی ساتھ لایا جتے ہیں اندھ جت اندھ پاؤں کو ساتھ دکر  
پوشہ پر لاکے کو تیار کیا جاتا ہے۔ نیز گرم کٹھن ہری اور اپنی خاموشاں سے دیکھ کے دیکھو اور اپنے  
جنگار یعنی خودی کو دل سے دھکر دے جس پر دل کو ختم لاسا بھی یا بھیاس پراپت ہو گیا اس کو بیت  
ہو دیا پڑنے کی ضرورت نہیں +

اور اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جو گاہ بھیاس کے بغیر عرش پر آتا کا سمن کن ہے  
بچے نہیں رہتا ہے۔ کیونکہ جب تک اس کو سب طرف سے روکا نہ جائے یہ بندیا کی طرح چپہ تک کے  
بیخود نہیں جانتا اس لئے تم سب افغانوں کو تیار کر سنا کہ اس کی رت سے اپنے دکر پر اتنا کی  
ایک تین تین بار تو کت پراپت ہوگی۔

حکام نامہ راجہ دندور بند + چوں کہ تہی ہیں باش سے خند  
ترجہ: پانچواں اعلان کر چکا تھا کہ جسے جہم دکر چاہئے تو چھی کس مل کرے گا +  
میرے پہلی جھڑا آئے ہیں: ہر شہر میں ہر وقت ہر جہم کے حق تعالیٰ جگہ کم کر اند باہر  
لادہ ہی اندر دکان دیکھا ہے۔ مگر وہ آفاک روز سے خبری بند ہوئے ہیں اندر دکان  
پوسے طرہ پہاگ ہے۔ مگر ماہر طرف سے نہ کہ: جو دکان ہے کمال چیز آتا ہے اسکے متبدل  
میں اندر ہر یک مایہ ہے اور سناری ہر شہر اس بات سے خبری اور خبر دہنے کے لئے اہم متن +  
ہنگر کہ کہی مانے اس اندر دکان کے لئے کہی مانے کی صورت کا خیل بھڑا لگے دکان کے بڑے  
برئے سنی دخیال میں ہری پندی کے لایا گیا ہے۔ اس کی صورت کا خیل بھڑا لگے دکان کے بڑے

دش سے سنجے جاتے۔ اسی طرح ہارت اور ہیرا جاسوس ہمیشہ نہ مل رہے ہیں مگر یہ کہ  
 دیکھتے ہیں کہ اس سے وہ تمام سنگا یعنی لڑنے والے جنات میں سے ایک ہے جس کی جہالت سے  
 اُسے ہرگز کم کو ہر طرف ہر طرف کشن کرنے کی جگہ ہنسے کے سوا کچھ بچنے نہیں دیتے۔ قدیم تہذیب  
 یعنی سنگا میں کوہ دروہ کے لئے دیکھا گیا ہے اس کی ضرورت ہے وہاں کے مانتا ہوا  
 یعنی مہر و ہستقل بھی ضروری ہے۔ بہت مت کھانہ دیں جو گھر میں ایک ہی رہا ہو۔  
 سنگا بھی اس سے اپنی نظر رکھتی ہے کہ میں گھنوں کی میل و کثافت سے مالا مال ہو کر رہے کہ براہ  
 و کیمبل ایک ساتھ کچلے ہوئے

چلے گئے ایک ہوتا ہے اور دود + ہر کجاؤ کو دود و جسم اللہ نود

انہ جب تک نظر آئے گا کہ گزرا کر پاتا تھا کہ کچلے ہوئے گھنوں کے کچلے ہوئے ہر طرف ہر طرف  
 ہوتا کہ کچلے ہوئے

میرے پر کی جگہ سو! اتہاذا خیال ہے کہ ہم تہذیب جسم ہے۔ فطرت کے قہر نے ہر طرف  
 ہم باپ جو۔ تم میرے جو۔ تم پہلے سے ہر طرف ہر طرف حالت کی چاہے تم نے جان لیا کہ تم نے  
 ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف

اے جگہ سو! ان تم جسم جو نہ جسم کہا تھا ہے۔ نہ تم باپ جو نہ جسم جو نہ جسم  
 جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم  
 کھانا دیتا ہے اور صحت سے ہر طرف ہر طرف جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم  
 ہے۔ کل جو باپ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم  
 دنیا ہی ہے۔ جب تم نے ہر طرف ہر طرف جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم  
 دے۔ اس کے نہ ہر طرف ہر طرف جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم  
 کہ جس کے نہ ہر طرف ہر طرف جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم  
 ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم جو نہ جسم







کے سینے کی کے کارن ابھی اس پہلے سے دور ہے۔۔۔ جو ہر ایک ابھی اس کو بوجھاتا ہے  
 من کے غمزدار و ترنگس روکنے کے لئے مست و روتے تھکے ہوئے، کام کرنا نہ چاہتے  
 وہی جاپ پہل دیا۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ خود کسی نام کی جاپ کرنا دوسرے تو پہل جانا کہہ چکے  
 بیچارے محل غلط ہے کہ کہیں کام کی جاپی معلوم نہیں کیا کہ ابھی چاہتے رہے۔ انہیں ہر سکھائی  
 مہارت کا کچھ ہے۔

سے مسئلے کے چرک : مجھے کانیں دوسرے روز  
 جاپ تہی تم کا ہوتا ہے۔ (۱) زبان سے جاپ کرنا جو کہ نہایت گھٹیا اور کج ہے۔  
 مثلاً ایسی ہے جیسے کہ پھر کہانی میں ڈرود تو وہ باہر سے نرا داند سے خشکی رہ گیا۔ جاپ  
 بلاتر ہے کہ بعض بیاریوں میں زبان بند کر دیا کرتی ہے اور جاپ سے انہیں رو جائے۔  
 مرنے وقت اس ملک سے غفلت میں مرتے ہیں۔

دو پہل سے جاپ کرنا : یہ اول طریقہ ہے جو ہر کسی شخص ہے اس کی مثال ایسی  
 ہے جیسے کہ کپڑے کو پالی میں بھگوریں تو وہ اندر سے بھی نرا داند باہر سے بھی تو ہو کر نکلا کر اپنی اہلیت  
 و چہرہ دیکھا کپڑے کا کپڑا ہی رہ گیا۔ یہ بھی بلاتر ہے۔

دو اہلیت کی زبان سے جاپ کرنا : یہ طریقہ سب سے اعلیٰ و افضل اور آسان ہے بشرطیکہ  
 آپ اپنی منزل تک رسائی حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں اس کی مثال ہے کہ جیسے مصری کو  
 پانی میں ڈرود تو وہ پالی میں ہی مل جاتا ہے۔ پانی نہ جاتا ہے مصری نہ ہر جا لگی۔ اپنی ہستی کو گم کر دیتا  
 دو سری مثال : زبان جاپ ایسا ہے جیسے کہ درود : اسے پانی کر کے پودش پاتے ہیں۔  
 دل کو جاپ ایسا ہے جیسے کہ صاحبزادہ درود : یہ بچے درود سے طاقتور اور حریز ہو جاتے۔ روح کا  
 جاپ جیسے جیسے کہ صاحبزادہ درود اور مصری مل جاتی۔ یہ درود خوش مذاہر اور جلیبی پھنپھو

سوت کی زبان سے جاپ کرنا : یہ تیسرا طریقہ ہے اور اس کی مثال ہے کہ کسی نے کچھ  
 IYAAT BOOKS free of charge  
 facbook.com



پاپ کی چنگیا میں تبدیل اسے ہرگز اور پاپ کی اپنی شخصیت پیدا ہو جائیگی +

یہ سہمہ و عقل پسندی و شباب + اس کے سب جسم کے ہیں نہیں ذاب

عشق سے جس فعل کا آغاز ہو + نفس میں جس فعل کا اسل انداز ہو

غیر انجیم ہے اس فعل کا + جس کا اول پر منکر ہے وہ

دل ہے جس کا مندر پر آں ہوا + عشق کی دولت کا وہ مال ہوا

چھٹ ہوا ہے وہ عقیقت سے + روح و غم سے دوسے آفات سے

جنت و لہو و س کا بندہ نہی + آپ اپنی ذات کا پسند نہی

انتہا دنیا کے دیرانے ہیں جو + سائر فطرت کے کٹانے ہیں جو

ایسے لوگوں کا تصور صحیح دشنام + رہت ہے معرفت نفسی بے محام

اس نے کام نہیں ہے فی کا دل + یہ کہیں غالب کہیں ہو احوال

عشق کی راحت سے میں وہ بنے ہو + دل کی ریتابی سے ہی شرمیدہ ہو

جسم میں اگر وہی جتنے خواہس + مختلف لذات کا ہے سب کو پاس

یہ بڑی توشیحیں ایمان و دیں + دور رہتا چاہئے ان سے کہیں

یاد کو اس کی کراۓ خود شام + جسم سے ہر زمینی جہانی خواہس

لوہن سے دل کا ہے رتہ بلند + دل سے عقل تہہ عقل ہی پسند

عقل سے ہر تہہ رتہ پر ذات + جس کا فطرت ہے حیات بر نبات

اس طرح اسے راگنیک پیکر نہ ہو + عقل سے ہر تہہ کرم و روح کو

اضطراب دل کو اپنے عقاب کر + توشیح پر قلم سے وہ کر دور کر

موجود ہوا غیبی ذات میں + جس لذت میں جس لذت میں

مضطرب دل میں کہیں میں چلا + دل گیا حسرت و اس دھن کا

آپ کی اپنا ہوتا وہ جسم و روح + یہ کہیں بلکہ دل سے دور

آپ کی اپنا ہوتا وہ جسم و روح + یہ کہیں بلکہ دل سے دور













جس سے ہی لہانیں دلتے ہوئے ہے۔ چار انگلیوں کے، "اتر ہی ہے

لے بھائیو مجھے غیب سے آواز یہ آئی

میں نے اپنے حریفوں سے کہا: تم لوگ میری جگہ پر جاؤ۔

جوات کو سنبھالو نہیں پہنچا لگے صاحب کم درمست رہے بہت اگے پاؤں کے صاحب

ایسا کہ جب رازِ برہنہ ہو گیا تب

گمبیر: نہیں مجھے عزت کو کب:

یہ دم کا سیکڑا ہے شرع و حکم کا

آگرمندوب بیادریل بکست + این مشن امداد کھانیاست

ارتھ: وہ فتنہ جو یہ تھا کہ عجب نہیں سات دن تک ہوا ہے۔ جو کوئی گنہگار ان کی دکان میں ہے

مطلب : ہر ایک کے ساتھ زندگی میں ہر شخص سے سب سے زیادہ دوستی کی محبت

۱۰۰

لا يملك من ماله شيئا ولا يملك من ماله شيئا

کتابخانه و مرکز اسناد و اطلاع رسانی

اور جو ان کے مولا کے لئے کہیں ہنسنا کہیں قہر سے طعنے کہیں

میں نے اس کو دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں ایک چمک لے کر اس کے منہ میں ڈال دی۔

مکہ مکرمہ کے آقا (علیہ السلام) نے جو فرمایا ہے کہ جو شخص

[illegible]

پیشہ ورانہ

... ..

بہارِ جنتیں رکھنے والوں + سید عالم علیہ السلام

AMLIYAAI BOST

FREE AMLETHA  
facebook.com/groups/...

ps://www...

.....





ہا یہ ہے۔ اس سستے میں دبی شعلہ اور پھیلا ہوا۔ نہ تو واسطہ آدمی کے بھی پڑوں کہ خاک ہو گیا ہوتا  
 نسرو قد آہی ہاں بے کشتیاہ + حسرت ہفتاد و دو وقت ہا پستہ  
 ارتھ : سیرنگ عجیب دالیں کا فرق ہی بیشتر فرق کا آسن۔ مطلب یہ ہے کہ سنسار میں جو  
 سنسار کی مہلوں کے پاہلوں سے آخیر اور پھینکے آتے ہیں وہ سب و افادہ کے پر تاپ اور  
 برکت سے دور ہو جاتے ہیں۔ وہ چیز کہ جس کے ملنے سے کوئی اپنا کیمیا کوئی ملکہ کہتے رہتے ہیں  
 وہ غفلت و دوشیز کی خدمت میں رہتا ہے  
 جوں پھولوں میں باس ہے وہاں ہی گشتا + سنساروں میں ہی پینچا دے کہیں کہہ اجڑ  
 بدست نام ہری اوم ہری اوم ہری اوم +

## ص

ص صبر و سہاگل راہ چرگ چلیں جینو پلانی سے سوئے نہ آپا رے  
 دھیرے دھیرے چل چرگ سے راہ لے تے ٹھہرے نہ ٹھہر لیں کھل پیا رے  
 جلد باز بازی جلدی ہار جاسے سچ سچ توں چرگ کا پیا رے  
 شمع کہ مہرے دھرم دل چت لاکے چرے ہری طاہر مہکا پیا رے  
 سچ سچ پر داز پپ ہوں کے دینو ہو رہی رنگ دکھا پیا رے  
 جیہڑا سچ کے سوئی ہوئے مٹھا غلام جیلانی یا کہن وانا پیا رے

کتابت میں ہے جو کہ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے اندر ویراگ پیدا  
 کرے۔ خواہشات کوئی ہو کہ وہ اس کے لئے ہر شے سے بے رغبت ہو جائے۔  
 E-AMLIYAAT.COM  
 facebook.com/





کیا۔ بے توجہی اور ہستی نفسی و دہشزدہ بیستہ بیستہ۔ نہ معلوم ہم نے نقصان کیا کیا۔ آپ نے ہم کو  
 تحقیق دی تھی۔ اس میں تمام کمزوریوں کو بدل سے قدر کے سچے میں سے جیسا کہ ذکر پڑھیں کہ  
 ہمیں کیجئے۔ ہمیں جتنی باتیں سن کر رادوں خاکشور و با۔ ہمیں جی نے سری و چند بی بی سے کہا۔ ہمیں جی  
 یہ رائے ہوئے ہیں۔ نہ ہمیں جی کھرتے ہیں۔ سری و چند بی بی نے ہمیں کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ  
 یہ حرکت اپنی پیش پائے کا تم نے کہاں سے سیکھا ہے۔ سب ان کے چہرے کی طرف کھرتے ہیں جہاں اور  
 پھر ان کو ہلاک۔ ہمیں جی نے رادوں کے ہاؤں کی طرف کھرتے ہو کر ہزار حق کی کہ جہاں جی اب جی  
 ہمیں جی کہیں سے مجبور اور شدہ اپنی رائے رادوں نے انہیں کھریں اور کہا ہے  
 اے ہمیں خاتون پر اب میرا یہ زندہ گاہ ہے + کون تم کو نصیحت کیا ہے یہ خود جیالی ہے  
 اگرچہ لب لبس کی بھی وقت سے کھریں کھریں + مگر میری کھریں نے نصیحت جیالی ہے  
 میری باتیں نہ سنیں میں نے ہمیں بڑھ کر کہا + سنو مجھے کہ اب تم پڑھنی آئی جوانی سوت  
 پڑھنے میری کی جنب بھول کر جس دست نگرنا + ہوتی میری جو یہ حالت انہی کی میرانی ہے  
 خود اپنے پڑوسی سے کہہ تعریف جو تیری + نہ میری کہنا اس کو تراشیں وہ جانی ہے  
 میرا خد حجاب + چہ چہ میں نے ہی کر لاء + جو ابھی مرنے کی لک انہی کی بے پہل ہے  
 جو اپنا تیسرا + میرا وہ کٹا ہی پانچ پر + اُسے کہہ بل مجھ لینا سراسر نہ نادالی ہے  
 جو اپنے اندھ چھنے کی نیچ نہ پانچ کر سکتا + تو انہی کے کھرو یہ جہاں کی نشانی ہے  
 جہاں تک میری کہہ سے ہی۔ میری یہ ہے + وگرنہ جو کہہ کے ایک میں وہ خوشانی ہے  
 میرا کہنا اے ہمیں لوح دل پشش زردا + نہ نفرت اس نے کہنا کہ رادوں کی انہی ہے  
 میں نے ہمیں جی کیجئے پڑوسی و چند بی بی + نہ سے اور کہہ کے رادوں آپ جیسے عالم  
 دوستک مزاج راجہ کے سولہ کا مجھے سنت السوس ہے مگر نہ ہی ایسا تھا اس میں نہ میرا تصور  
 نہ کہ وہ دوسری جگہ میں جی کہہ میری نہیں ہے میں نے کئی ایسا تھا آپ کی شہی  
 کہلاتے تھے کہ جی کا وہ دوسرا کہہ میری نہیں ہے میں نے کئی ایسا تھا آپ کی شہی

کیونکہ موت وقت پر شخص کوئی چننے والا نہیں ہوتا۔ بکت چھوڑ کر سرورِ اعلیٰ سے اور جس سے  
 کتنا تو دشمنی رکھتا ہے وہ بھی پسند کر لیا کرتا ہے۔ یہ بات سن کر شخص کے کپاسے  
 پس انداز سے دیکھ کر سر پہ توبہ ہوا ہوں + خال چھٹنے سے پہلے ان کا پارا ہوں  
 تھی کہ ہے مجھ کو اگر تم دیکھ سہاڑی ملکت + بکھڑا کر دیکھ رہا ہوں تو اس سے ہمارا ہوا  
 اب بقت آنری ہے تم کو جو حرکت سنا + باقی جو دیکھ کر جو رہا ہوں  
 جگہ جگہ سے بڑھ کر ہے لیکن کیت بین + اس شخص کے ہی ہاں رہا ہوں  
 جس کو سر پر ٹھہرتا ہے اس کو لڑا ہوں + یہاں لڑی دیکھ کر پہلے پارا ہوں  
 پہاڑوں کو کہ ہرگز نہیں ہے جہاز + عہد جھٹلے ہی سب کچھ گھڑا رہا ہوں  
 انہوں سے ہے دیکھ کر سید اعلیٰ نہیں تھا + تم ان کو یاد رکھو جو رہتا رہا ہوں  
 بلو ست نام ہری اوم ہری اوم ہری اوم +

## ض

ض منبہ کر اندری سب جگہ ایسے سبقت فنا دہر ہی دا اے  
 جگہ تو پاسکے کے شگواراں توں نہت اپنے من نال لڑی دا اے  
 جگہ مست چلی زادہ وار پیا اے چت تک پاسے مل کر ہی اے  
 جگہ سب پر تیاں تیاگ منوں ہونے پریم پر اتاد حری نا اے  
 جگہ سب جیاں جھڈ نہ پار و لا دیر ہے چپ سو یا رہے لڑی دا اے  
 جگہ جگہ لڑی پر اتاد لڑی شکیں جگہ جگہ پر اتاد لڑی اے











تیرے من دیاں پرتیاں شد ہوں بھین بسنگی کریں کرتار منی  
مرزا جیہ ناکسچل جو ہائے تیرا بولی سا کی جو من دھار لئی  
تیاگ را جی تاسی تریساں نون نون تیاں جیہاں سنار لئی  
غلام جیلانی سو رکھ دینا سو رکھ لکھ گیاں ہمہ چار لئی

کھتا: میرے پریمی جو جہاں پر نون نے ہمہ کی تین تھی بتائی ہیں۔ اس کی دھار جی  
روح تاسی

۱۔ ساکی۔ ساک بولی یا سنگ من مالت یا مالت ۲۴ م ہے کہ جس سے شک و غش  
ماصل ہوتی ہے۔ سوک کے سنی پے گیا دپے کریم یا دپے مالت اس کا آسان انداز ہے کہ  
جب انسان کے من کو ہزار شاخیں حاصل ہوا کہ کسی سے دیکھی دہوا کہ کسی کو دیکھی نہ کہے اس کے  
سے نہ گیا نہ کہے اس کے ہزار شاخوں کو سکھنے آواز غش سو گئی ہو گئے

سادو دیر اپا بنے جو فکے دکھائے ناز۔ پات پھول کو آواز دے سب سے با پیے ناز  
پر ضروری بات ہے کہ انسان میں ہر سے بہت زیادہ کر تکب تو اس ہر کی خواہش اس سے  
ملی ہیں آہانی ہے خواہش پات جو فوہ ہر شہر بہت ہو۔ سنگت کی سنگت ایک انی ہوئی  
بات ہے۔ اگر تم میں ہے ایک۔ پیر ہوا ڈر کو گے فوہ ایک کے گن تم میں آہا گئے جب  
کسی انسان کی بولی سو گئی ہو جائے تو آواز نہ آتا ہے اس کے سونے وہ سراسر معلوم نہیں  
کر سکتا۔ یہی سنگت ایک ہے

۲۔ دھبی بولی یا دھو گن من مالت یا مالت ۲۴ م ہے کہ جس سے معلوم ہو تکبے کو فوہ  
کسی پائے کہ کمال ہے کسی سے جس کسی کی بولی دھو گئی ہو جائے تو وہ غش مانج غش کے لایج  
کتاب جیہاں دھو گئی دھو گئی کے کسی کسی سے دھو گئی میں کسی کسی کا خون کرتے

















کے مطابق ہر ایک انسان ہوتا ہے۔ آپ بھی اس قدر کے مہمان ہیں جو کہ دوسرے دوزخ میں تو  
اس کا نام میں لایں۔ اگر باری ماری تو یہاں ہی ہو کر آپ کا ہے اگر باری نہیں لی تو  
رویاں تو جو بھی خود میں ہو جو بھی خود ہو یہاں کی نسیم دے گا کہ چوتنی آسمان کو پہنچا  
میں سے  
میں سے

اوستا ہم ہری اوستا ہری اوستا ہری اوستا

ع

عمر گنی بنے ہو کہ دے دی چت چ سنا دے لائے شفا  
ربنا تبسیر ہمیش سنا دے ماں میں کھا کھیں دھوکا کھا آیشا  
ہنس لے ہو کے انسو ان داکا ہوں پھڑاں دے اُنکے آیشا  
.. دکنکے کھانے پھڑاں دے جو کا موتیاں میں بکھا آیشا  
روز گزرتے کدی نہ بھگم ہونے جان وچ کلیش پھٹا آیشا  
فدہ گھوڑا چھو دے کتہہ جو میں ہوتاں توں کدھر آیشا

کھتا۔ میرے یہی ہوا کہتے ہیں کہ۔ نسیم میں موتی پائے ہاتے ہیں وہ وہاں میں جاتے  
ہیں ہر موتی کھاتے ہیں۔ کوئی نہیں کہ۔ یہ میرے کہہ دے انوں میں آگیا۔ آؤتے آتے  
اس کو ایک آدب دکانی دیا۔ وہ نسیم دے کہتے ہیں۔ یہاں۔ جو کہ آگ برفانی تھی۔ اس  
نے خال کیا کہ اس میں آگ برفانی ہو گئی۔ جو بچا رہے گا کہ بچانے موتیوں کے کلر  
ہیں۔ یہاں۔ جو کہ آگ برفانی ہو گئی۔ جو بچا رہے گا کہ بچانے موتیوں کے کلر

چنگ پر غور سنو توں آیا۔ مگر غوی رہے۔ کہ جو ہی اس کے پیٹ میں نہ دھونے لگا۔ ۱۱۔ ۱۲۔  
پریشان ہو کر گر پڑا۔

یہی مل ہیو گا ہے چوسنا۔ کہ ٹکڑا کر بکت۔ یہ وہ سننا۔ کے پار غصوں کو جبرگ  
کہان میں چسپاں ہے کہ شاید سی میں مٹائی ہوگی لیکن جب میں اس کے طبع درد ہوتا ہے تو  
موتے لگتا ہے۔ سنت لڑاتے ہیں کہ اسے جو تو چیت ہے اور سنے اور دانت چیت کی  
خود ایک اہل ہر تا ہوتی ہے۔ پلٹہ دتا پاک نہیں ہوتی۔ غرض سننا ہی ہر گار۔ کئے ہوئے  
سے غوی رہے کہ لے تو ٹکڑا پاتا ہے۔ لیکن یہ ٹکڑا مل ہیو گا ہے کہ میں مل جاتا ہے کہ وہ  
اس کا سننا ہر گئی ہی۔ اور وہ سب ہے۔ صدای بریں غماز نہیں ہے۔ اس کے نام اس  
پر کرتی کے پیش سے ہٹ کر ٹکڑا مار گئی ہو جو۔ سنت مت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ  
اس بکت کو غماز دلی نہیں دانت پاتا ہے ہم یہاں من چسپاں ہر گئی ہے۔ ہم  
کو شش کر کے سب دلی کا پڑ لگائی اور وہاں سینے کے سے ہر وقت شجر کر کریں۔  
سیرت پر ہی ہونا اگر ہم وہ مختلف کستہ کو ذکر جو ایک دوسرے کی ضد میں رکھیں تو  
وہی طور پر جو ان میں سے تیز کجھاؤ والی ہوگی وہ اپنی تیز لگتی کی وجہ سے دوسرے ہر پائٹر  
اڑے گی۔ اسی طرح سننا میں چسپاں دھال ہے۔ ہر کسی چیت مدنی کو اس نے بار کھا ہے  
ہماری ہر کتا جڑا میں ہم ہر گئی ہے۔ جیسے کسبائی چٹ میں کاک اس نے سننا ہی ہر گئی  
کے ساتھ کلاہہ کر دیا ہے اور اتنی گن ہر گئی ہے کہ میں ہم سے۔ بکے کر چسپاں ہر گئی  
نہیں ہے تو ہم اس کی بات سننے کے ہی۔ اور وہ نہیں ہوتے۔ اس سننا کا بنیادی اصول یہ ہے  
کہ چسپاں ہر گئی نہیں بکھا اور میں نہ وہاں کوئی حری ہو کر ہے۔

میں ہی ہر گئی۔ آج تک جو کچھ تم کو دھرم کی نسبت بتایا ہے جو کچھ تم نے دھرم کی  
نسبت سننا۔ دھرم نہیں ہے۔ لیکن میں نے تم کو بتایا ہے کہ دھرم کی نسبت میں جس طرح کر  
تھیں۔ اپنا سننا۔ یہ سننا۔ دھرم کی نسبت میں نے تم کو بتایا ہے کہ دھرم کی نسبت میں نے  
Facebook.com

مخبر پہنچتا ہے۔ یہ سن کر ایک جنگ و کٹنگ متا ہے۔ اس کی کامن خواہشوں سے بہرا  
جواب۔ اس سناسے کھلا ہوا کشن ہے۔ غریب و مارگ اور پتہ یا راستہ صبح مسوں میں ہی  
ہوگا جس پر مل کر اس سناسے ہر تشر اپنے اصل وطن میں پہنچ جائے اللہ من شانیت اور  
کھیش سے ربت ہو جائے۔

یاد است ہم بری آدم بری آدم بری آدم

غ

غ غصہ کرتا بیاں موج و ن کے چت بھن کرتا تھیں موڑ تھیا  
اصل گل گیان دی بھیجا زپیسے سے بھر کچھ پور واپس موڑ تھیا  
پس گیا موج اکیان سے دیہر بھیا ری لعل تھراں مال مگر تھیا  
جین کتا بھی سلی یا چھو بیٹے پھل لے کوئی چت چھوڑ تھیا  
دل مال پتا شہر تلاؤ تھیا ہو جائے مور کھا کیوں چت لوڑ تھیا  
غلام جیلانی شہا جگت سہا زبہ کے ہری مالوچ قیال آڑ تھیا

کتھا۔ میرے پرچی بھو، اگر کسی شخص کا ایک زہری سیب ہو جس میں ایک مکہ میں  
مکے وہ میں مل کر مشاکف کی غرض سے ایک تاشہ تیار ہو جس میں مال سے کو کیا مل تھیا ہو  
جانیگا، سر کر نہیں، ایسا ہی بعض بعض ہوئی تھوڑی دیر جو کہ کر کے میں دہار کر بیٹے میں کہ میں  
کوئی مل کر نہیں ہوا، اتنی مدت گنتی ہے کہ میری سب بندگی بڑھل سلوم جوتی ہے۔  
حکایت، میرے پوتے کی سب بندگی بڑھل سلوم جوتی ہے۔





کو تیار کر دیا جاتا ہے۔ انسان کا اس قدر ذہن بڑھتا ہے۔ میرا کو مشہور ہے۔  
(۱۱) اکمل کا بیٹا جیسی تہذیب دس پٹے کو دیا ہے وہی اس کی جان بے لٹا ہے جب  
چنگ دریا کو دیکھتا ہے تو اس کی وفات کے دن روز گاہے اداس کے تنگ جتنے ہی  
پل کر لٹتے ہوئے جاتے ہیں۔

۵۔ جیسے جیسی کچھ ہر گ کو بولتا ہے۔ ہر گ کہنے کے لئے زبانوں کے پاس ایک  
باج بولتا ہے جس کا نام تھمک بولتا ہے جس جگہ ان کو ہر گ نظر جاتی ہے۔ اس کے کہ  
۵۔ مل پر زمین میں گھسا گھسا کر اس میں چھپ جاتے ہیں اور باجیلے ہیں۔ باجیلے تو  
تس کر مرگ ان کی طرف آ جاتا ہے اور باجیلے کی آواز ہر کان لگا کر یہ کہیں جو کر لیا  
رہتا ہے کہ اس کو پتہ نہیں کہ تھمک بولتا ہے جس جگہ وہ چھپ جاتا ہے کہ پتہ  
میں اٹھتا جاتے ہیں۔ صرف ایک کان کے پتے ہر گ کی جگہ لے لی اور پتہ دس  
ہی ہر گ کے لئے زمین لیا۔

۱۲۔ ایک کا اندھی کا بیٹا جیسی تھمک بولتا ہے۔ جب یہ کول چول اپنی بیٹی  
پر بیٹا ہے اور خوش ہو جاتا ہے تو خود کو گھٹنے کے نیچے کو بٹا دیتا ہے اور وہ چھپ  
جاتے یہ کول چول بند ہو جاتا ہے اور ماٹس کے گھٹ جاتے یہ جوڑے کی جان بھل جاتی ہے  
صرف ایک کے پتے جوڑے کی جان لے لی۔ ان کے لئے بیٹی فری خوش ہوئی زمین لگی۔

(۱۳) جیسے تھمک کا اس میں کو بولتا ہے۔ جیسا میں کہنے کے قابل جو چیز چھپ کر  
ہوتی ہے تو وہ زبان بگڑ کر دیکھ پا کر رہتی ہے۔ چھپ چھپ کے لئے تھمک کہنے کو کہتا کہ  
تھمک جیسا میں چھپک دیتے ہیں جب چھپ لے زبان لگا کر دیکھتی ہے تو اس وار معلوم کے  
تھا جاتی ہے اور تھمک کہنے کی لٹا ہے۔ چھپ کو دیا ہے باجیلے کا لٹا ہے اور کھا ہاتا  
ہے نہ کہ اس نے چھپ کی لٹا ہے۔

(۱۴) ہر گ زمین میں چھپ کر رہتا ہے۔ اس کو بولتا ہے۔ اس کے لئے کھانوں کی بھٹی





کہنے لگے یہاں تو لڑائی تیر دیکھ بیٹھا پیرا بس اسے  
ایسے ہیں دوزیاں ہیں سوچ پاٹ شہنشاہی جو جھگڑاں کئی نہ ملے  
جھگڑاں ہی گنگہ جی نہ پائے ہر پے سے ہم پہ ہر پے سے  
ہنرے گنگہ جی رگت غلام جیلاں ہر پے سے گنگہ جی رگت

گنگہ جی رگت پر ہی ہوتا جس کے دل میں پے ہر پے سے اور ہنرے جی کے ہر پے سے  
کی جانتی ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے  
شہادت کے مطابق اس میں کسی قسم کا سروہ یا بندہ نہیں ہوتا۔ وہی دولت اور بندہ ہوں  
میں اس کا بندہ میں کم ہوتا ہے۔ اسے تو صرف ایک گنگہ جی ہے اس کے ہر پے سے ہر پے سے  
تک ہے اس کے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے

جو لڑائی اور جانت و محنت • طالب ذات اور خود ہم جی ذات  
۱۔ ان جانتوں کے گنگہ جی رگت ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے  
مہربان ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے

ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے  
میں ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے  
ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے  
ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے  
ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے  
ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے

ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے  
ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے  
ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے  
ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے  
ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے  
ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے ہر پے سے





دیکر جانی خاموش رہا۔ ایسی کچھ چیزیں تھیں جو لوگوں کے سامنے نہ آتی تھیں۔ وہ  
 کہتا تھا: "اگر پرستی آجائے گی میں تو راجہ کا ایک راجہ سپاہی۔ وہ لوگوں کو دیکھنے  
 میں جس طرح کے دم کرتے ہو گئے۔ ان میں پرستیاں کا وقت ہو گیا۔ خدا کا راجہ راجہ  
 کا سپاہی کے بیس میں دیکھ کر حیرت سے کہنے لگے کہ کیا بات ہے۔ راجہ کی خدمت میں  
 سے پوچھا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم راجہ کو بھانے رہے ہیں مگر یہ معلوم  
 نہیں ہوتا کہ راجہ صاحب کس سے سپاہیانہ لباس پہن کر ہندو اٹھائے پہرہ دیتے ہیں  
 میں۔ پسندیدہ لوگوں کے دست بستہ عرض کی کہ راجہ آپ میں چلے آئے  
 میں سپاہیانہ لباس کو انکار دیکھ گیا۔ وقت قریب ہے۔ مجھے کبھی راجہ سپاہی ہونا  
 اہمیت نہیں ملے گی۔ آپ کو میں بات کہنی واجب نہیں ہے۔ راجہ نے اس بات کو  
 بھول کر دیکھا۔ یہ انہی لوگوں میں سے تھا جو حلال کے لئے ہر شے کر لیا  
 اور خود کو بہت گھٹا سمجھتا تھا۔ راجہ کو اس سے ہر مردہ اور کچھوں نے  
 "اس طرح کے جملے کہیں نہیں کہنے گئے۔ انہوں نے جواب دیا کہ راجہ کو راجہ  
 کے راجہ! یاں! اس وقت ہم لوگ سمجھتے تھے۔ ہم کو کس بات کا ہر نہیں کہ راجہ کب  
 بے حواس ہو کر لے گا۔ اب چلے گئے۔ خدیو کو نہیں ہو گیا کہ راجہ کو شرب کے نشے میں  
 کر دیا ہے۔ چنانچہ کامیاب ہو گیا۔ راجہ نے مال عدالت چال گئی جب برقی کیا تو راجہ  
 نے اپنے آپ کو یہ یاد دہشت ہر دور پریشان ہوا۔ راجہ سے سپاہیانہ جدی منکر ہی  
 اور مل شای میں داخل ہو گیا۔

۱۱۔ یہاں راجہ سے مراد حضرت احمد علی شاہ اولؒ ہے۔ خانی بہت شرب سے مراد  
 کی بہت سی عیسائی حکیم تھے۔ راجہ نے اس سے کئی بار ملاقات کی۔ راجہ نے  
 کہا کہ میں نے آپ کو یہ یاد دہشت ہر دور پریشان ہوا۔ راجہ سے سپاہیانہ جدی منکر ہی  
 اور مل شای میں داخل ہو گیا۔

جب خودی ملے گی تو خود خدا ہو جائے گا ۔ اچھائی من سے دونی گھر بار اپنا پرکھ  
پسے ست گھروں کی ملکیت میں ہو کر کھائی میں گی کہ دن و رات جو یہاں ہے اور پانی  
پرش بھی کت پکڑا پت کر دیتا ہے جب پکڑے گا ۔ جو ہر جہاں میں جو کچھ تیرا ہی آقا  
وہی کاش میں جہاں بھی جی سب سے اونچے میں تیرا قیام بنانا ۔ دونوں کی ملکیت  
دور پریشور کی خاص بندگی تے گی ان کو رکھ بھی پر مہکا پائتا ہے ۔

من بیچے سنگور کے پاس ۔ قس سہوگ کے کارج و اس  
ہر جہاں ہے  
۱۔ دوست اوم ہری اوم ہری اوم ہری اوم ۔

## ق

ق قند کر وقت ہی میں گھٹے دیکھ اوم وا آتسا اوج ذرا  
اوم اوم وا آتسا شبد بے اوج آتسا اوم یں ہور کیرا  
جاپ ہری دہرے سب پاپ تیرے دھول ہور کرے تیر سب بھرا  
دھان بھڑے بھڑے ہر من پچھے دھان بھڑی جاسن لے کچن ہرا  
چینا کیتیاں باجھ نہ کر اے میٹھ ہریاں تے کسی نہ آئے نیرا  
خلا م جیلائی بے کامناں تیاں منہیں من پتر اشدے ہو جائے تیرا

کتھا نیوے پری جو آکھو معلوم ہے کہ یہ اوم شبد لا جاپ کس پر سے ہوئے ہوئے ہو  
ہر جہاں ہے نہ تو کہہ سکتا ہوں کہ اوم شبد کون کون کا لائی آخری وقت میں جاپ یا  
میں کہ جو ہو جائے گی یہی شبد اوم کا نام ہے اور یہی شبد اوم ہے اور



بوجود است که مبری از کم برق و هم برین ارم +

5

کے کھن بھانویں راوہ جگ مال پر سادھوا نوا سکے نہیں تائیں  
بھانویں کل منار سے نکلے جھججیں بھجوں ہی بھجوں نہ تھیں تیرا  
یہ جاں بشتیاں دے نال بہت بعد تیرا تہاں جیت میلنا توں نہیں تائیں  
ایسے سارے تھالی بھری شہنشاہی بے کھن ہانگ بچاے یہ بھین تائیں  
وہن دھرم و ایمانگ سے سزا دے سسر لو ہو گئی اور ج کھن تائیں  
غلام حیدرانی شاہ منساں دے سنگ ہو کے بھیم بل پریم وی نہیں تائیں

کہتا: میرے پرپی ہنوز غریبوں پر نہ بکرتی۔ کوئی جیو دانا، مساداری توگوں کی منہی سرگزیر  
 کرے۔ چو بولا۔ تب کہ نہ دانی دینا۔ زادو سب جائید گھنا۔ پرتو رہنا۔ پرائی چیز کی ترشنا نہ کرنا  
 یہ سب دھرم کی نکشیں ہیں۔ دھرم سرب نکلگوں کا نا ہے جو بدھی دھم ہے۔ ہر دے میں دھا  
 ہی دھرم کو دھا نا ہے جو پرش دھرم سے ربت ہے۔ اٹھا ملاں نہ کہ کشت جو کٹا ہے  
 دھرم کے سوا کوئی بھی جیو کا سر نہیں ہے۔

اس سستوشن اور لنگر تپ نہ کیجیوں بیان : برہم چینی کسم دان نہ دھرم نہ داسلی  
 آخر پرش دی ہے لاج کے ساتھ چینی بی بی بولے کسی کو کہہ دینے لایا کی بڑا بولے۔ سر  
 اور پھر میں نے تیار کر کے رکھ دیں جو کہ وہاں پر چنے سے زول ہوتی ہے ایسا ہی تپ  
 میں نے بھیجی جس سے پتہ چل گیا کہ یہ لنگر ہے اور اس کا نام ہے لنگر ہستی ہے لنگر ہستی



میں کچھ سمجھا کہ اب تو زیادہ باتیں سے گوی کر پتہ صاف ہو جائے گی اس مسئلہ پر بھی حق کے اظہار میں زیادہ افسانہ بل (۱۱) افسانہ بہت دور ہوا اس منظر۔

جیسا کہ افسانہ بہت ہے یہی کہ افسانہ منظر و منظر اور اگر سنی جلی سے افسانہ کوئی دور میں کی تھی کہ اسے تو توڑ دیتا ہے۔ جسکے ساتھ منظر کی اصلاح نہ کی جائے جلی سے افسانہ کوئی کہنے سے ہٹا دیتا نہیں ہے جیسا کہ شرب کا ٹکڑا کہ جب تک اس میں شرب نہ دھوئے سے پڑ نہیں دیتا۔ اگر میں پڑ نہیں تو وہ کا دھوا پڑ چکا ہے +

## راجہ گوپی چند کا اپنی بہن سے بھیک مانگنا

سعد و شاد گورو کو گہلی کا ہتھان      نساں داں میں کھول کر ہتھان زبان  
فرادہ کھنڈی کھنڈی کا ہے دل میں کھنڈی      لابیگ تو بہن سے پورا ہوا ہتھان  
ثابت قدم راجہ گورو ہتھان میں

خوشی بہن کے چلے گا روز بہان میں  
ہم نے دھوا دھوا میں تیرے ہتھانے      ہفت بہن کی بھول میں یاد آئے جانے  
سوزوں بھولنے کے یہ جگہ نہ جانے      تیری گھوڑی لکھنے جوتی کھانے جانے  
کہا تو نام نہاد سے ہے وقت اسٹان

قاب میں اتنا لکھا تو ہر گاہے زبان  
ہاتھ ہی حکم گورو کا اس نے کسی کر      "بھیک کے لئے ہر دانا بہن کے گھر  
فعلی حکم میں ہمارا دانا وہ جسکے تر      "نہ نہ کہے رکھے وہ چننے پانے کے  
ہر جگہ پس اس کے جو ہیں ہتھان میں

.....pdf  
AMLIYAT BOOKS  
www.freeamliyatbooks.com  
www.facebook.com/amliaatbooks



بھال کر اس کے کیا ہے پڑا جو ہے خیر  
 راجہ ہے لہٹ کر بس کا تہہ سا نہیں خیر  
 ہوا کر بس زہن کر اپنی تمام سے  
 ہر سے ایک کنیز در اپنی ہی ماوے  
 دودھ گئے ہیں ٹھول کر تہہ کر دیکھ کے  
 ہم نے حیرت میں دیا ہنسی کے  
 دیکھا راز ہم کر ہے پوچھا تھا نہیں  
 اس میں میں کوئی بھی نہیں جانتا نہیں  
 اس گھٹو کو رانی نے اندھے ہو کر  
 ہوا کے اپنی ماسی کو ہل کر ہے جیسا  
 کس سے الودہ رہی ہے جیسا ہے اجرا  
 آفرینوں کو کہ ہے یہ قابل سزا  
 سب سے گر کر کوئی تو پڑا سوال کر  
 محتاج وہ پڑا کر بس کر بھال کر  
 داسی نے لستے لستے سنا یا نام مال  
 کی طرح ماری اپنی گزشتہ تیل قال  
 بھان کا نام سن کر رانی کو ہر بھال  
 دیکھوں میں آپ ہل کے کہے کوں فرشتہ  
 داسی جو دولت خرقہ لے لے گیا ہل گئی  
 لیکن جیسے آدھ میں ہیں کے کمری ہی  
 پوچھا جب سے آپ آئے ہے کرن  
 میرے محل پر آئے تہہ میں کیوں کیا  
 دیکھو بے گینہ ہو بیگ ہے پڑا  
 کیا چائے پر عنایت غنیمتوں کا تہہ  
 ہم وہ خدا کے ہونے پر جی پڑنا ہر  
 ان کے گھروں میں الودہ کر دے کال ہر  
 پانچویں میں اپنی کر پڑے ہیں ترزاں  
 پڑا وہ فرشتہ سے سننے رہے ہیں  
 پانچویں میں اپنی کر پڑے ہیں ترزاں  
 پڑا وہ فرشتہ سے سننے رہے ہیں

میرزا کاغذ پر کیوں سے پارسی

۲۲) یہاں جس وقت کوکٹاری میں کیا دیا : ۱) نے جبکہ رسوم سے فہم ہے کیا

بھوکہ اگر جانے لے تم سب بے دیا !

چھٹی دل ہے میرا تم ہو کیے مارا

ذولحجہ میں جس طرح کی خوشخبری

فہرست ساری بیوروں کی نشانی کا مجموعہ ۱۱ احکام فیروزہ فہرست کا مجموعہ ۱۲

نہیں ہر خیال سے ہی ہر ایک کام ہر وقت خدا کی کسب و کسب ہے

اسی لشکر نے احمدی حیرت مند کیا

ہے میں ان کو ایسے گفت و نوا کیا

پھر لال دل سنسنبھال کے لے مرویا تھا چادر میں ہے دم میرے بھائی کے لیے بیا

پھر غصہ اٹھا کے تمام قریبی لوگ قاتل کو ہر قسم کی سزا دینے پر آمادہ ہوئے۔

دیکھو گی کرچم تو میں ہانگی بھٹی ہے

میں نے اسے جسکو میں نے بہت چاہا ہے

۱۱ بیت سہیلہ کہہ گئے : ” دم محمد جب ہر نور کھلائے قدم

دیکھا جو دم پڑوں میں غائب ہوتا ہے دم اکس کا دم زندگی پر ماری دم

انت کا ہم کر گن سب سے ان ۶ مر گن

دوشن رو اچنا نام خستالہی کرگنی

موتے، اس شخص کے انس کو الگ ہوا دل میں گونہ کو یاد دے سکے کیسا

آئے وہ دم نان میں جسے کراٹھ لیا جب تک ہیں کراپنا کر شد نکا دیا

میں نے ان کو اپنے عزیز و دوست قرار دیا

FREE [www.4mat.com](http://www.4mat.com)

.....pdf  
.....alivatbooks/

refamilyat

---



گول کے گل نے میں سوا پہ کیا ہوا ۱۱ بھلا ہر جسد مجھے دیکھتے بتا ۱

بھان دانے رنگ میں دیکھا نہ بنے گا

لوں ہم کے ت دن ی آگہوں سے آئے

بھائی بنیہر آگ لٹاؤں میں رہ کر ۱۱ تیرے ہر کدنگی میں سہام کاج کر

بیلوئی آتے تے کے : رہا کی طرح کر جوگن بڑاؤں میں رہی نہ ہوں کا کالج کو

بھائی خاک کے واسطے قوراچا لٹا

کتنی کو پیچک ادھ تو پیدا سا تھا لہ کر

اس پر جس کی مسہ میں غفلت نہ تھا ۱۱ شیر داں نے ماو جتا ہوا

اس پر جو ہم کو گدہ دی گاتسرا ۱۱ بیسٹا ہوا میرا کڑی سے نکیا

تم کو ہیں دل ہے حق کے واسطے

مردم یہ کیا خیال ہے حق کے واسطے

اس جگ سے ہمیشہ بیکے تیر ہیں ۱۱ لب کشی حیات کو مطلق نہیں فرماں

مجھ پر کرم ہے ماں کا کسی پر نہیں ۱۱ آسان وصل کر دیں گدہ دی نے نہیں

حشش ہو کر گولی چنہ کہا را قمر جوا

ماو بٹا میں خضرت کے دوہم سطر ہوا

بتر ہے جگ مانع سے دو قہر ہی دعا ۱۱ کر لہا ہوا بیٹور کی مرے مال چسدا

فریماں مراد میں ہوا ملے مرا ۱۱ رہ رو کے کاٹن یاد میں اس کی چوڑا

دہر میں جو تیرے رساں بچے لی

چاہاں کر سدی نہائی بچے لی

نہے کہ یہ تیرے کنت کا دن ہے

نہے کہ یہ تیرے کنت کا دن ہے

نہے کہ یہ تیرے کنت کا دن ہے

نہے کہ یہ تیرے کنت کا دن ہے

وہم چاہیں میں ہر نہیں سکتا یہ بتاؤ  
سب کا نہ بھلا کرے جس کا ہمت

گوپی چند کی بہن کا اکس کے گورو سے اپدیش لینا

(سوال و جواب)

بہن: نہ ہے نصیب ہی آپ کی حالتوں کا فکر کہیں دوسرے کر سکتی۔ آپ کا ایک ایک مسئلہ  
میرے حق میں آجیات کا حکم رکھتا ہے۔

رشی: بیشک چونکہ تم کوئی یہاں ایک اصول ہے اس لئے تقریباً کی امید نہ رکھنی چاہئے۔  
جیسا کہ معلوم ہو گا۔ مختصر جواب دیا جاوے گا۔

بہن: آپ کے روحانی جواب ہی مجھے ساری زندگی کے لئے سچے کام لکھ دیئے۔

رشی: یہ ایک نہ انہی میں ہے۔ مجھے تم سے زیادہ انہی میں مل سکے کہے گا کہ انہی میں ہے۔  
ہل میں سب ہی میں ایک ایک کے مالک ہیں۔ فرق یہ ہے کہ کئی کسی ہاتھ سے  
"کوئی کسی رشتہ سے اس کی طرف ہوتا ہے۔ کئی کہ دور ہا کر شہر ہو چکا ہے۔ کوئی  
یہ خانہ چاہتا ہے۔ کوئی تو کئی مجھے سب کا منزل تصور دیکھ رہا ہے۔

بہن: درست ہے سارا۔ یہ کہ دنیا اور دنیا داری میں رہتے ہوئے کس کو اس سے علیحدہ  
کہیں نہ ہو گا۔ یہ سب کچھ ایک ہی صورت میں؟

رشی: اگر سچ اگر کسی منزل میں پہنچے۔ وہ اس میں مل کر کہ جائیگی لیکن اس میں کئی چیز  
وہیں ہے کہ ایک طریق سے اس کو اپنی برائی بنانے تو اپنی بہت مشکل میں گن سکتے  
ہیں۔ جب تک میں اپنے کچھ صورت اختیار کر کے ایک لی آج سرنے اس وقت تک یہ نہیں  
کے وقت اختیار نہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کے دل میں ہی خوشنات سے ملک  
کر رہا ہے کہ اس کے دل میں ہے کہ اس کے دل میں ہے کہ اس کے دل میں ہے۔

اور جات کے دیاسی چہرے اور کوس کا ہنسا ہوا، کھنکھرتے۔  
 بس: مٹی کے گڑھے کے لئے بھی نہیں کیا کہہ سکتا، نہ دوسرا ہے!  
 رشی: جتنی خدمت اس ایسٹ کو کی گئی ہے، اتنی جب کا حصہ تو یہاں بھی ہر گز ہے۔  
 اسی سے زیادہ بڑی سڑکی میں کر رہا ہے۔

بس: تم یہاں اس کا سہل کیا ہے؟

رشی: وہاں!

بس: وہاں ہی میں کہوں نہ لگتا ہے!

رشی: کتنے کھانا کھا ہے، سو وہ ہو گئے ہیں کتنے۔

بس: اس سب سے بڑی ہوشیار کی کیا ہے؟

رشی: اہل کو میں یہاں اور یہاں پورے پورے ہی نہیں: رک کے کچے۔

بس: کن انوں پر قابو پانا ہوتے!

رشی: جسم: کان، آنکھ، ہانک، زبان، پانچون حواس اور میں پر۔

بس: تو ہاں صاف میرے کہی سے منہ پر پیسے تو پڑ چکے تھے!

رشی: زبان پر! یہی ایک ہتھیار ہے جو آپ کو بچاتا ہے۔

بس: دوست کس کا رہتا ہے؟

رشی: صلہ و انصاف اور دونوں نہیں کا!

بس: کس چیز میں مدد کرنی چاہئے!

رشی: .. نیک می!

بس: مگر کے لئے تحیت افسوس ہوتے!

رشی: میں نے یہ سیکھا ہے کہ:

بس: میں نے یہ سیکھا ہے کہ:   
 FREE AMLIYAAT BOOKS   
 groups/Freeamliyabooks/



رشی: نہت دست کل!

بہن: کیا چیز ترک کرنا چاہئے؟

رشی: جو ہونگ اور سب سے بڑا اور گنہ گار!

بہن: کیا چیز حاصل کرنا چاہئے؟

رشی: گن!

بہن: سب سے بڑے گن کو نسیں تیرے؟

رشی: صبر کرنا، میت چھوٹا ہونا، دھیر چلنا، نہ ہونا!

بہن: کلاں گن کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ اور اور گن کیسے چھوٹ سکتا ہے؟

رشی: گن کے گن اور اور گن کے گن گن پھانسنے سے!

بہن: انکی لال کی گنگی کیسے؟

رشی: رہ سہارا ہی!

بہن: بھگن کیسے پیدا ہوتا ہے؟

رشی: بہت تنگ سے!

بہن: اور مان، مانا کے لئے کیا سارا جن ضروری ہے؟

رشی: عواکس پرنا، نہ ہونا، چست کر مٹانا!

بہن: اور ایک کلا باندھنا پانی کیلئے؟

رشی: شصت مڑا ہی! مینہ نہ کوٹ، مینہ نہ کوٹ!

بہن: اور پاک کیا ہے؟

رشی: غافل تبدیل کوئی ہے!

بہن: اور کیا ہے؟

رشی: دوستی نہیں ہے!

اور جگت کے دیاسی پے سے اس کا پتہ نہ ملتا تھا۔  
 جس نے کون سے کسے سے بھی نہ پائی کہ نہ کہ مقدار دے رہی ہے۔  
 مٹی: جتنی ضرورت میں اپنے کو پہنچا کہ نہ۔ اندازت کا حصہ تو ہم ہر جگہ رہتے ہیں۔  
 اس سے فائدہ پہنچائی کی مٹی کو بہا دیا۔

جس نے ہم پر ہر جگہ کی ہے۔

مٹی: دیکھو!

جس نے انہیں ہم سے مل کر نہ کہتے!

مٹی: اگر سے کہ ان کی ہے۔ سورہ ہر جگہ سے مل سکتی ہے۔

جس نے سب سے بڑی خشک مٹی کیا ہے!

مٹی: بڑے کھدیں پتہ درج: ہر جگہ سے ہر جگہ سے نہیں پڑکے کے پتہ۔

جس نے مٹی: پتہ درج: ہر جگہ سے!

مٹی: جسم کھن۔ آگے۔ بیک۔ اداں۔ ہر جگہ سے ہر جگہ سے!

پتہ: انہیں ہم سے کون سے مٹی: ہر جگہ سے!

مٹی: اداں ہر جگہ سے! ہر جگہ سے!

جس نے اداں کس کا رہنا چاہئے!

مٹی: سب سے اداں کس کا رہنا چاہئے!

جس نے کس سے کس کا رہنا چاہئے!

مٹی: ہر جگہ سے!

جس نے کس سے کس کا رہنا چاہئے!

رشی: نہت و مست کی:

بہن: کیا چیز ترک کرنی چاہئے؟

رشی: جو ہمیں دوسرے سے جدا کر دے:

بہن: کیا چیز اصل کرنی چاہئے؟

رشی: مرنے!

بہن: سب سے بڑے مرنے کی بات؟

رشی: میری موت۔ موت بہن۔ دوسری موت کا مرنا!

بہن: کئی مرنے کی بات تو سنا ہے، اور اگر آپ میری بات لیں،

رشی: مرنے کے کئی اور لوگ کے ارکان ہوتے ہیں:

بہن: انکی اول کی گئی ہے؟

رشی: رہ سکتی ہے!

بہن: لیکن کبھی پیدا ہوتا ہے؟

رشی: بہت سارے!

بہن: وہ ان کے لئے کیا سلام ضروری ہے؟

رشی: حاس۔ وہ ان کی موت کو مٹائی!

بہن: وہ ایک کی بات تو کیا ہے؟

رشی: شخص مرے! میری موت۔ میری موت۔

بہن: وہ مر گیا ہے؟

رشی: تو تو تبدیل ہو جاؤ!

بہن: دینی دھرم کے بغیر دنیاوی زندگی کو کیسے بسر کرنا ہے؟

رشی: اعتدال پر پہنچنا ہے؟

بہن: کس کی تلاش کرنا ہے؟

رشی: اسی کی!

بہن: کہاں؟

رشی: اندر اور باہر!

بہن: وہ دکھائی کیسے نہیں دیتا؟

رشی: پانی میں نگہ چکھنے سے ہی معلوم ہوتا ہے؟

بہن: اگرچہ کئی تلاش سے کیا ہوتا ہے؟

رشی: جو نگہ کو پانی میں ڈالنے سے!

بہن: چشم بطن کو کونسا پردہ بند کر رہا ہے؟

رشی: خودی اور وہ ہے ہاتھی!

بہن: تھپا گندہ اور پیدا شدہ کی کیا فرق ہے؟

رشی: جو گنگا جل کے پتے پتے پانی اور تیل کے بند گنگا جل ہیں!

بہن: تھپا ہنگ میں کتنا ہے؟

رشی: میں تو تھپا ہنگ میں اس قدر ہوں کہ پورا ہوں!

بہن: ست اور ست میں کیا فرق ہے؟

رشی: جو رشی اور ساہوکار!

بہن: شمشک کب تک ہے؟

رشی: جب تک خودی کا نام ہے!

بہن: خودی کیسے دودھ؟

رشی: غور کر لے !  
 بہن: پھر دنیاوی کام کیسے ہوگا !  
 رشی: بری شے لے کر ! جسے ہاتھ بھی پر کر چکا ہے !  
 بہن: اس کی تیاری کیسے ہو ؟  
 رشی: آجیگا ہے !  
 بہن: اب سے اہل مندر کرنا ہے !  
 رشی: گھٹ !  
 بہن: اٹھ گیا ! ہو کہ مندر فٹنر ہی !  
 رشی: مندر میں کس کا ہونا ! ان کے لئے ہی ۔  
 مندر لوگ سے بڑھ کر ہے ہوا مسودہ + جڈ کر اپنی غصہ قبضہ کر کے ہیں  
 بہن: اس مندر نگ کیسے پہنچ سکتے ہیں !  
 رشی: جہاں جات کے فضل اُڑنے سے !  
 بہن: غراب ! ات کیسے اُڑ رہا ہے !  
 رشی: اُڑا دے اُڑ لے گا !  
 بہن: میں کہ دوست ہیں ! وہ دشمن بھی کہا ہے ۔ کیسے !  
 رشی: قانع کا دوست اور مندر ہے کا ٹھکانہ !  
 بہن: عقل کس چیز سے خراب ہو رہا ہے !  
 رشی: ہائی کنسزوں سے ہیں کام کرنا ۔ دیکھو ۔ دیکھو ۔  
 بہن: سب سے بڑا کنسری کوئی ہے !

رشی: سنگپ اور بڑسنگپ پر لڑا ۱۰۱ پہلے ارادہ ۱۰۱

بہن: ایشور کی پادکب پیدا ہو گئی ہے

رشی: جب تمام دستروے اپنا ہر جائے

بہن: ویراگ کیسے پیدا ہوا ہے؟

رشی: دست اور آشت کے پچا ہے!

بہن: واقعی طور پر دنیا کر توئی کب متنبہ کرتا ہے!

رشی: اس کی اہیت جانتے پر!

بہن: تمام دکھوں کی بنیاد کس پر ہے!

رشی: خود غرضی پر!

بہن: خود غرضی کی بنیاد کس پر ہے!

رشی: اہنگار پر!

بہن: اہنگار کی بنیاد؟

رشی: آدو یا پر دو غمی!

بہن: شک اور دکھ کیا ہیں!

رشی: اعتدال سے گزرتا!

بہن: اہنی شک اور دکھ کیا ہے!

رشی: میل اور ملکہ گل!

بہن: یہ سادی مونی کیسے مٹی ہے!

رشی: طبیعت کے کسی طرن رانغب جوتے یا تار جوتے سے

بہن: تو میری کو کیسے کہہ سکتا ہے!

رشی: گلہ کے رہا ہے

بہن: کرم کیسے ہوتے ہیں ؟

رشی: خیال نہ کیج۔ سنا، پھر شکر و خواہشات نہیں کرم پہنچا دے۔

بہن: افعال کتنی اقسام کے ہیں !

رشی: دو۔ بائنا اور پینٹھا !

بہن: بائنا کونسی ؟ میں توک کہہ کر کہ اور پینٹھا لہو خواہش توک کہہ کر کہ۔

رشی: حق میں خواہشیں مثال حد ہی کرم بنتے ہیں۔

بہن: بے مدد کرتے ہیں ؟

رشی: بلکہ اس تنا کے !

بہن: یا تعالیٰ افعال کی کتنی قسمیں ہیں ؟

رشی: تین۔

بہن: کونسی ؟

رشی: نسا کر کے۔ خواہش کر کے۔ خیال کر کے۔

بہن: ان کا پتہ کونساں کیسے پڑتا ہے !

رشی: اپنے دل سے ۔

بہن: کیا گیان بڑا سادہ ہے ؟

رشی: جیسے برسات میں ڈولھا !

بہن: گویں جگتی اور کرم کا عشق الہی سے کیا فرق ہے ؟

رشی: میں عشق کی دو اہلیت جگتی عشق اور کرم عشق الہی سے کیا فرق ہے !

بہن: عشق الہی کے کئے اور ہے ہیں ؟

رشی: پتہ نہ دے سکتا ہے۔  
 FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf  
 https://www.facebook.com/groups/freeamliaatbooks/

رشی: اس کشت کی غر بڑی نہ گشت کر بھول جاؤ !

بہن: دیکھو !

رشی: آپ کر بھول جاؤ !

بہن: تمہارا !

رشی: او مل !

بہن: اس کی رستہ کہاں ڈھونڈنا چاہئے !

رشی: اپنے منہ !

بہن: جسم میں آگ کبھی ہے !

رشی: جیسے دودھ سے مکھن جع " دودھ سے مکھن جہاں توڑنا چاہئے " !

بہن: نہات اور دنیاوی لڑا ہٹ میں کیا فرق ہے !

رشی: جو مکھن اور اتھ صیرے میں !

بہن: ہیرم کا آئندہ کیا ہے !

رشی: جیسے ہیرم ہی جلتے !

بہن: ہیرم کا خشت انکوں میں کچھ نہیں ہے !

رشی: جیسے ہان کا برن دھات دھاب و ہراج و ژالہ و فیوہی !

بہن: کون تیر گریں ہے !

رشی: راجہ !

بہن: انکوں !

رشی: یہ دو منات ہرنے کے !

رشی: آئندہ کون تیر گریں ہے !  
رشی: منات دھاب و ہراج و ژالہ و فیوہی !



**پہنچا۔۔۔ نہ ہو کر ابتداء کی دست کیا ہے؟**

ثالث: ذخیرے کے امور میں:

یہ: کہانی دنیا کے رہنے والے:

رشی: ہجے رشی میں کریمیں فصل عالم رکھتی ہے !

بہن: آٹا کی تعریف کیا ہے؟

رشی: سائل وچ میری بیعتی!

بہن، جھوٹ کی کیا تعریف ہے !

رشی انہ ای کا مک ہے !

بہن! ایٹم کے خمر مرزا بخت کہاں سے آئیں؟

رشی: عہدہ دے دے کہ نرا پیش کا علم ہے۔

بہن: دنیا کا کام کیا کس سے ملتا ہے؟

شہنشاہِ ہند کی طرف سے !

بسم الله الرحمن الرحيم

رشی: کریا، ایسیا، لریکھی، مسم، خواہش، حضانہ و

میں جب یہ جگت اس کا نام ہے تو کرم اللہ ذکرہ کیوں؟

روش: معائنہ اور ثبت و وثوق ہے۔

بہن: بچہ موت۔ - ہارم ای میں کیے ترقی سے :

رشی: بے خبر ہوئی کہ زیادہ عرصے کے بعد تیار ہو رہی ہے۔ انہی پریشانیوں میں ہے!

بہن: میری ماں کی سوتیلی بہن ہے۔

شعبہ سائنس کے طلباء کے لیے: **SCIENCE BOOKS**

بین است خنجر زده بپایان

رشی: شکوہ اور رنج سے فریے رہے۔

بہن: درمیان کے مسئلے کو آسان سمجھا رہی ہے؟

رشی: جی ہاں:

بہن: جب بڑی سہولت دیا ہے تو کیوں سوچ رہی ہے؟

رشی: ازمنہ اس کا راز گراں ہے، اس کا راز میں جانتی ہوں:

بہن: پھر راز کیا نکل رہا ہے؟

رشی: معمولی سہولتوں سے بہت کم تر سہولت کی ضرورت ہے:

بہن: قانون کی حد تک سہولت کیوں ہے؟

رشی: ہمارے ملک کے وقت پیدائش کا فیصلہ اس سہولت پر مبنی ہے کہ اس کا فیصلہ ہے۔ ان کا فیصلہ

نہیں ہوتا ہے۔

بہن: جیسے کہ میں کہتی رہی ہوں:

رشی: ان کے تہہ سے بے نفع بننے پر:

بہن: تو گندے کیا رہا ہے؟

رشی: چھٹک لگتا ہے:

بہن: گندہ کیوں ہے؟

رشی: جو تو بہتر ہے:

بہن: کیا یہ کہ حجاب اور عیال کا راز ہے؟

رشی: اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس کا راز ہے کہ اس کا راز ہے۔

بہن: اس کا راز کیا ہے؟

رشی : اگت مر، جی بے تدر و تہی مر، :

بہن : سادھو کی اصل ؟

رشی : آپ کو یہاں :

بہن : سادھو کا کس کیسے ہو ؟

رشی : طانت !

بہن : سادھو کی تہہ کیسے ہو ؟

رشی : سم کہ سطلی (سب کو برابر کیے نوادہ دست پر خود رشی

بہن : سادھو کا کام کیا ہو ؟

رشی : طانتی مانگ !

بہن : سادھو کے لئے موزوں کیا ہے ؟

رشی : کچھ نہیں !

بہن : سادھو کا مذہب کیا ہے ؟

رشی : حلقہ :

بہن : سادھو کا رنگ کیا ہے ؟

رشی : اس کے پر ہم رنگ ہی رنگی ہوئی !

بہن : سادھو کا آسوا کیا ہے ؟

رشی : خدا !

بہن : سادھو کی صحبت کیسے ہے ؟

رشی : سادھو بگت :

رشی : ہادی کے پس پر پڑے ہوئے ہیں۔  
 FREE FAMILY BOOKS  
 www.facebook.com/freenfamilybooks

کے پاس کوئی نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہادی و کر زوال کا نکتہ ہے اور سادہ سادہ نہیں  
 بہن: گرجی اللہ سادہ سادہ نہیں کر رہا ہے ۱

دش: سادہ سادہ ہست کے دشت کا نہیں ہے (بہن) وہ کو مرض کرنی ہے کہ :-  
 بہن: وہ کیا ہے جو آپ میرے واسطے نہیں کرتے۔ میں نکلی اللہ کے ہول سے بھری ہوئی ہوں۔  
 آپ مجھے چہرہ نہ کریں یہی گنتی پر چڑھا کر سنا رہا ہے۔ بحال لے رہا ہے:

دش: پتلی میں کس کوئی ہوں! میں خود گنہگار ہوں: اس کہ: جو انہی کے دم کا  
 اہلدار ہوں۔ وہی سب کا پرت پلکت سب کا راک۔ سب کا پتہ نہ رہا۔ وہی سب  
 کی پاد۔ وہی سب کا سہارا ہے۔ اسی کی خزن پنی چاہئے +

بہن: یہ تو بالکل سچ ہے۔ گمراہی کرنے والا تو قلعہ ہی ہے۔ اسے کرنا نہ آکر کہ کبھی وہی دش  
 اس منہ ہمارے پاس کیجے۔ آد: دنیا کے کسو بچے کو کہ کا امت مضمون ہوتے ہیں۔ زندگی  
 ایک نام کو سزا باری کا وہ وہ معلوم ہوتی ہے۔ حوت کا پہاڑ خاک کے قوس سے بھی گم  
 مضبوط دکھائی دیتا ہے۔ اسے منکر رہا: دنیا میں بہت آئی ہیں لیکن کر پا کے کسے  
 بے نام بننے: دنیا میں بہت دھن ہیں۔ لیکن مجھے اس زہر زہل شیریں سے زہن بننے  
 اللہ نام کا دھن مجھے ملنا فرمائیے۔ خودی کے اس ہوتے کہ حزنات کی بھول بھلیاں  
 سے نہیں نکلتے دبتا اور اور ہم و کر موند کیجے۔ اس سونے خالی میں بہت عرصہ رہی ہوں۔

سب اس کی کراہ داری سے نہات رہا ہے۔ میں ایسی تھوڑی ہوں کہ مجھے اپنا کر ہی نہ کہ  
 دھک معلوم ہوتا ہے۔ آپ کے پاس وہ سب کے کہ جہل پر لگانے سے اسے شہت کر  
 دجو۔ رشک دھن کی ہن نے دل کو بھرن رکھا ہے۔ رہا سہا دل کو چین دنیا کی  
 رغبت اللہ لبروں سے بگیا۔ آپ کے پاس وہ آرت ہے جس کے چھوٹنے سے وہ  
 نہ ہو سکتا کہ زندہ رہتا ہے۔ ہاں: میں اتیان سے آہ میں تھی۔ مگر خودی کی تباہی  
 نے ہمیں بالکل ہلا کر رکھا۔ اس کے اس دور میں رہنے کے ہیں یہی سب کچھ

آپ نے تقریباً سو سو سال کی چوڑی سے میرے کان کے پاس سے چٹکتا ہوا  
 پاس دیا اور اسی سے جس سے ان میں سننے کی طرف توجہ دیا۔ ہاں! ہاں! ہاں! ہاں! ہاں!  
 میری ناک بند ہو گئی ہے۔ آپ کے پاس وہ سننے ہے میں سے اس میں سننے کی طرف توجہ  
 آواز سے مٹا دیا اور فرماتے ہیں

دماغ کی ازمنہ و ازمنہ زکام + تاکہ یہ ایک آواز آید مشام  
 لارنکس: منہ اور ناک سے دنیا میں زکام کی بیماری نہ کرنا کہ ناک کے ہرگز زخمی نہ  
 ہو سکتے ہیں +

آپ کے پاس وہ سننے ہے جس سے ہرگز زخمی نہ ہو سکتے ہیں۔ تو ناک اور گھر سے دماغی جسم کو  
 بالکل خشک کر دیا ہے۔ لہذا سنا کا بندھن دن دن خیر و بد ہوتا جا رہا ہے۔ آپ کے پاس  
 دماغی انی ہے جس سے اس کا سننے ہو سکتا ہے اے ہمارے سید اس میں ہمارا دماغ  
 ہے اس بات سے ہم میں نہیں رہی۔ آپ ہی کی وہ سننے ہے جس میں اس ذیل وجہ سے  
 انکس انسان ہی سکتی ہوں +

## پچیس پریشیوں کا اثر

- ۱) خدا کی جبروتی قوت: مومن ہے۔ علم ہے +
- ۲) اہل ایمان کا سترم کن یعنی سن کا دھن + وہ ہے +
- ۳) اگر کسی اور سترم سہاگہ کیلئے کے زخم پر زخم آئے اور وہ سترم سے دن کو ناک۔ یہ نکل گیا ہے +
- ۴) ازہن اور دماغی قوت کا جتنا۔ یہ دماغی ہے +
- ۵) ہر جہت کی حاجت بڑی۔ یہ پرکاش ہے +

۶) کوئی ایک اور سترم کا سترم ہے وہ میں سترم کا سترم ہے۔ یہ ہے +  
 ۷) سترم کا سترم۔ یہ سترم کا سترم ہے +

۹) کاموں کو اپنی طرف نسبت نہ دے اور اپنی کسک و لالچ کیلئے کہیں نہ کہیں کہتے ہیں۔

۱۰) پڑھنا، لکھنا، سنا، سننا، دیکھنا، دیکھنا، نہ دیکھنا۔

۱۱) پیش رو کی جگہ پر ہم دیکھ رہے ہیں۔

۱۲) پیش رو کو جو جگہ سے گزرتا ہے وہی وہی دیکھتا ہے۔

۱۳) خدا کے رازوں کو سمجھنا، نہ دیکھنا۔

۱۴) اللہ کے حکم سے پہلے کیا ہوگا؟ یہ ہم نہ سمجھتے ہیں۔

۱۵) زندہ نہ ہو کر کس کے بچنے اور چھوڑنے ہے؟

۱۶) ہم کو قید میں رکھنے والے وہی وہی دیکھتا ہے۔

۱۷) عزت میں جو فراہم ہوا ہے، یہ ہم نہ دیکھتے ہیں۔

۱۸) خدا کی محبت کا پختہ ہونا، یہ نہ سمجھتے ہیں۔

۱۹) ست گئی کا اٹھنا، اس کا نام نہ دیکھتے ہیں۔

۲۰) ترک کر کے نہ دیکھتے ہیں۔

۲۱) پیش رو کو جو گزرتا ہے وہی وہی دیکھتا ہے۔

۲۲) پیش رو کو جو گزرتا ہے وہی وہی دیکھتا ہے۔

۲۳) چھت گئی بے قرار ہو رہی ہے، یہ نہ دیکھتے ہیں۔

۲۴) برکت نہ ہونا، جیسے ست بات کہتا ہے، نہ دیکھتا ہے۔

۲۵) پیش رو کو جو گزرتا ہے وہی وہی دیکھتا ہے۔

۲۶) پیش رو کو جو گزرتا ہے وہی وہی دیکھتا ہے۔

۲۷) پیش رو کو جو گزرتا ہے وہی وہی دیکھتا ہے۔

۲۸) پیش رو کو جو گزرتا ہے وہی وہی دیکھتا ہے۔

۲۹) پیش رو کو جو گزرتا ہے وہی وہی دیکھتا ہے۔

۳۰) پیش رو کو جو گزرتا ہے وہی وہی دیکھتا ہے۔

## سنتوں کے شیعہ اچھے شجر

- ۱۔ بیس سنتے پر ختم ہونے والی سنتوں کی تعداد کو کہتے ہیں۔
- ۲۔ اصل کے بغیر جو سنتیں بقیہ میں آتی ہیں۔
- ۳۔ سب سے بڑی ہر سنت کی اپنی ایک وجہ ہے۔
- ۴۔ پہلے حضور کو پیش کیا گیا اور پھر ان کی عائشہ رضی اللہ عنہا۔
- ۵۔ رسول کی عیب ہونی مستحکم۔
- ۶۔ جو حدیث قرآن کے پہلے آئی ہو اسے اولیٰ کہا جاتا ہے۔
- ۷۔ اور دنیا کی امت میں اپنی اولیٰ سب سے۔
- ۸۔ اپنا جہم و بیہوشی کی سیرا میں لگا دو۔
- ۹۔ آج تک کو اپنا سب سے بڑا دشمن بنو۔
- ۱۰۔ سب سے محبت پیدا کرنا دوست ہے۔
- ۱۱۔ اپنے بھائی خود کو شمشیر کہہ۔
- ۱۲۔ اس کے چھٹا: یہ کہ شمشیر کو جب بچھنے، دھو، ہار۔
- ۱۳۔ اپنے کسی سے تعلق نہ کرنا۔
- ۱۴۔ اپنی اپنی اوقات کرنی چاہئے۔
- ۱۵۔ کسی کو بڑا دوست نہ کر۔
- ۱۶۔ اپنی اپنی اوقات کرنی چاہئے۔
- ۱۷۔ جو کہ اگر کوئی اس سے چپ کرے اسے دوست نہ کہے۔
- ۱۸۔ جو کہ اگر کوئی اس سے چپ کرے اسے دوست نہ کہے۔

FREE AMLIYAAT BOOKS  
facebook.com/gurpustfreefamilyatbooks

۱۰۰: یہ بہرِ پاکِ شمعِ کعبہ ہے۔ اس دانگلے سے پاک و صاف بکھرے

۱۰۱: کم گھنڈا، کم سرو، پاک۔ بر: کم پور:

۱۰۲: منقود رہنا بہتر ہے، نہ مکتوبی غایت سے +

۱۰۳: اپنا طریق زندگی مناسبت میں لاؤ +

۱۰۴: کوئی کام بنی اور جوش سے مت کر د +

۱۰۵: انصاف پسند بنو!

۱۰۶: اپنے ہتھیار کھینچ کر بٹاؤ!

۱۰۷: جو کئے جسم کے دوسرے کی پیروی چاہو:

۱۰۸: کوئی کام ایسا مت کرو جو جسم کے ظہر کے راجے کے خلاف نشان ہو!

۱۰۹: پیش پسندی اور حق آسنی کو چھوڑ دو: کبھی وقت نہیں پہنچے نہیں +

۱۱۰: اپنی اہلی ضروریات نہ خوشی سے پیدا ہوئی ضروریات میں ہمیشہ تیز کرتے رہو:

۱۱۱: دنیا کے پڑاؤں میں سے اتنا بھگتو جتنا جسم کے قائم رکھنے کے واسطے ضروری ہے:

۱۱۲: زندگی کا گناہ حلال نہ لیں سے بڑا بچے نہ کو حرام سے:

۱۱۳: حرام کی کمانی کھانا ہوتا تو وہ اس کی بھوک کا باعث ہوتا ہر اس سے نہیں اہل مکتا +

۱۱۴: کبھی فتح کے خواستگار مت ہو +

۱۱۵: اپنے طریق زندگی میں کمالات اور خیالات کو پاک رکھو!

۱۱۶: سرحد طاقتوں کو دست رکھنے ہی میں اور طاقتیں آتی ہیں +

۱۱۷: حق و جحک استسکان اور برداشت ہونا چاہئے:

۱۱۸: پاؤں کسی خطہ راہ پر نہ لیں +

۱۱۹: اپنے آپ کو اس سے ہمیشہ تنگ کرنا نہ چاہئیں +

۱۲۰: تمہیں تو کہہ رہے ہیں کہ یہ سب کچھ

FREE AMLIYAAT BOOKS PDF  
facebook.com/groups/freeamliyaatbooks



۱۰۔ سب سے پہلے زہی کو دیکھو! اس کی اذیت کو دقت پاؤ نہ سب +  
 ۱۱۔ کبھی جھوٹ مت دینا +

۱۲۔ بی بی بیکر کی کدوں دکھاؤ! وہ جھوٹ برل کر کسی کی دیوانی کر دے +

۱۳۔ شہر منوشت پر بھی کج طریقہ میں مصداق ہو +

۱۴۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے +

۱۵۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +  
 ۱۶۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۱۷۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۱۸۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۱۹۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۲۰۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۲۱۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۲۲۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۲۳۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۲۴۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۲۵۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۲۶۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۲۷۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۲۸۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۲۹۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

۳۰۔ بی بی خوں کی سے یہ گئی کرنا! باقائے شہر ہے! تو نہ ہو! پکٹا محسوس کرنے میں اس کا قدر +

FREE AMLIYAAT BOOKS / freefamilyatbooks/

https://www.facebook.com/ig...

- ۱۰۰) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۰۱) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۰۲) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۰۳) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۰۴) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۰۵) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۰۶) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۰۷) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۰۸) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۰۹) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۱۰) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۱۱) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۱۲) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۱۳) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۱۴) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۱۵) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۱۶) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۱۷) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۱۸) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۱۹) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔
- ۱۲۰) جوشن کو جوشن دیکھو کہ جوشن سے جوشن ہوا ہے ۔

۱۰۰) انور کے لئے ہے جو فرض ہے۔

۱۰۱) صرف شانت کی ہے۔ اصل کشتن پر مبنی ہے۔

۱۰۲) شانتی کے بغیر مرگ جہنم کی ہے۔

۱۰۳) اعلیٰ بیس جاگو۔ غشت کی جہت سے مراد ہے۔ وقت گزر رہا ہے۔

۱۰۴) اسی سبب کو کہہ۔

۱۰۵) اتنا پاور ہے جسے تو دل کے میں کو کہہ۔ اچھا کام کرنا اور اچھے سے رہنے کو کہہ۔

۱۰۶) منہ سے نہیں کے کہل کو کہہ۔ اگشتہ کے پانی سے مراد۔

۱۰۷) پیشانی کی کوئی اور نسبت نہ ہوگی جیسے کہ پانی اور تباہی کی حالت کو کہہ۔

۱۰۸

برای بس چکر کو۔

۱۰۹) قرین اور نہت کا شہر ہے۔ کافری میں سے محفل اور کافری کے گھر کو کہہ۔

۱۱۰) نورنگ کیس میں مل کر رہا ہو کر نہ کہنا۔

۱۱۱) اس کے تیر تو میں جنتی کے پانی سے اشنان کر۔

۱۱۲) ریت ۱۵) اس پر نہ اور ہم کی خوشبو نہ ہو۔

۱۱۳) اہل بیت علیہ السلام میں سے کسی جگہ کے اور نہ ہو۔

۱۱۴) ہمارے جو کہنا تھا۔

۱۱۵) ہر گز کی منفی حاصل کرنے نہ کہنا۔

۱۱۶) ہر کام کو وجہ اس کی بنیاد ہو۔

۱۱۷) طاعت اس کی کہ جو سے بڑا ملک کر لے نہ ہو۔

۱۱۸) محبت دین کر بنا کر اس کی بناؤ۔ جیسی کاظم بناؤ اور دل کے کاظم ہو۔

۱۰۰۲) ہماری نام بردو! پریم کے پانی سے سپر: در در استقلال کے بل بناؤ بود یکا ملی چلاؤ  
ر اور شانی کا ساگر بناؤ +

۱۰۰۳) مکرست اپنے جو سس پر کرو +

۱۰۰۴) امرت میری رحمن بکھنی کرو!

۱۰۰۵) اُبھے سے فعال سے فعال رکھو!

۱۰۰۶) ترشتناک بیاس میرے بجھاؤ!

۱۰۰۷) میری کھانا میری کے گنوں کے رگ سے طبعیت کو بیٹاؤ!

۱۰۰۸) بکاؤ کہ تیار بناؤ اور کام کرو وہ دیوتاؤں کے جمل بر ہندش پہلے ہی نہیں تلاش کر کے  
شکوہ کرو:

۱۰۰۹) اپنے تہہ میاں کو سیر کرو!

۱۰۱۰) گلنگر دینے میں سے کرو: بفضل بکواس سے کیا فائدہ!

۱۰۱۱) میری نام کے درد کا شش رکھو!

۱۰۱۲) گیان کا چراغ رکشش کرو!

۱۰۱۳) سرنے سے پہلے اپنے ان بھر کے نسخ و نقصان کا حساب دیکھو!

۱۰۱۴) میری کے چن کنوؤں کے دھیمان میں ہو چلاؤ!

۱۰۱۵) اپنے نفس سے جنگ کرو!

۱۰۱۶) دشمنوں سے دوستی پیدا کرو اور دشمنوں سے دشمنی پیدا کرو!

۱۰۱۷) چم پر جاتی نام پیدا کرنا ہے +

۱۰۱۸) فعال نیک کا کتبہ بناؤ اور اس پر مجبور رکھو +

۱۰۱۹) گیت نرفن میری سران اور نیک سران اپنے!

۱۰۲۰) نیک نیک سے جو محبت پیدا ہو جائے وہ نیک ہو جائے اور نیک ہو جائے

۱۰۱) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔  
 ۱۰۲) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۰۳) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۰۴) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۰۵) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۰۶) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۰۷) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۰۸) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۰۹) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۱۰) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۱۱) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۱۲) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۱۳) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۱۴) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۱۵) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۱۶) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۱۷) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۱۸) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۱۹) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

۱۲۰) اس میں بھی اصل کی - یہی ایک مذہب پر عمل کے رنگ میں دیکھی جاتی ہے۔

- ۱۰۰۔ دھڑکنے سے بڑھ کر کوئی بے لڑائی نہیں۔  
 ۱۰۱۔ محبت کوئی بے لڑائی نہیں۔  
 ۱۰۲۔ تنگ دل سے زیادہ کوئی تنگ جگہ نہیں۔  
 ۱۰۳۔ رات سے بڑا کوئی تھل نہیں۔  
 ۱۰۴۔ غمناک سے زیادہ کوئی گھٹا جگہ نہیں۔  
 ۱۰۵۔ آس سے بڑا کوئی گتہ نہیں۔  
 ۱۰۶۔ دنیا سے بڑی کوئی سونے نہیں۔  
 ۱۰۷۔ علم کے دھن سے بڑھ کر کوئی دھن نہیں۔  
 ۱۰۸۔ علم کے دھن سے بڑھ کر کوئی دھن نہیں۔  
 ۱۰۹۔ نفس سے بڑا کوئی دشمن نہیں۔  
 ۱۱۰۔ حسد سے زیادہ کوئی ملین نہیں۔  
 ۱۱۱۔ دنیا کا کوئی بڑھ کر کوئی لڑائی نہیں۔  
 ۱۱۲۔ دھن سے بڑھ کر کوئی تھل نہیں۔  
 ۱۱۳۔ دھن سے بڑھ کر کوئی تھل نہیں۔  
 ۱۱۴۔ دھن سے بڑھ کر کوئی تھل نہیں۔  
 ۱۱۵۔ دھن سے بڑھ کر کوئی تھل نہیں۔  
 ۱۱۶۔ دھن سے بڑھ کر کوئی تھل نہیں۔  
 ۱۱۷۔ دھن سے بڑھ کر کوئی تھل نہیں۔  
 ۱۱۸۔ دھن سے بڑھ کر کوئی تھل نہیں۔  
 ۱۱۹۔ دھن سے بڑھ کر کوئی تھل نہیں۔  
 ۱۲۰۔ دھن سے بڑھ کر کوئی تھل نہیں۔

- (۱۰۶) خودی کے پیچھے سے بڑھ کر کوئی پیچھے نہیں +  
 (۱۰۷) رکھو سے بڑھ کر کوئی ہتھیار نہیں +  
 (۱۰۸) دل آزاری سے بڑھ کر کوئی معجزہ نہیں +  
 (۱۰۹) سنو کہ سے بڑھ کر کوئی وسیع نہیں +  
 (۱۱۰) اکسائی سے بڑھ کر کوئی رتبہ نہیں +  
 (۱۱۱) شیریں کلامی سے بڑھ کر کوئی شہر نہیں +  
 (۱۱۲) دھیرے سے بڑھ کر کوئی نیا نہیں +  
 (۱۱۳) ترشٹل سے بڑھ کر کوئی مدد نہیں +  
 (۱۱۴) بھرم سے بڑھ کر کوئی چہرہ و طعن نہیں +  
 (۱۱۵) غور و مستقی سے بڑھ کر کوئی بے حیائی نہیں +  
 (۱۱۶) غرض و غلاتی سے بڑھ کر کوئی ذرا نہیں +  
 (۱۱۷) ہوا اٹھنے سے اعلیٰ کوئی قوم نہیں +  
 (۱۱۸) سادہ سے بڑھ کر کوئی سیر نہیں +  
 (۱۱۹) زندگی سے بڑھ کر کوئی سفر نہیں +  
 (۱۲۰) اپنے جہد کی جتنی ہمت دلو سے بڑھ کر کوئی معنی نہیں +  
 (۱۲۱) اپنے آپ کو کہہ جانے سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں +  
 (۱۲۲) ہمدردی سے بڑھ کر کوئی نیر نہیں +  
 (۱۲۳) ایک جہت سے بڑھ کر کوئی صفت نہیں +  
 (۱۲۴) غائب و غفلت سے بڑھ کر کوئی غائب نہیں +







ہر پرچہ شیعوں نے کیا کہ جہاں روح و جسم خدائی کو ایک نہ دیکھتے۔ اب معلوم  
 کو نشانہ دہ آیا کہ اسے خود کے ساتھ ایک ہی مال پائیں اور سزا خا کر جانے کو دروازہ  
 شیعوں نے اور جنت میں ہر ایک کو ایک ہی مال پائیں اب وہ ایک ہی جہنم جتنے  
 کی چوکیے سود بڑا سود غنائے۔ ماحول نے کیا کہ جہنم۔ ہر ایک کو ایک ہی  
 نہ جہنم تھا کہ جہنم میں ایک ہی جہنم شیعوں نے کیا کہ جہاں اب اسے ایک جہنم کی  
 تمامہ کر کے روح و جسم ایک ہی جہنم کی۔

میں شہداء کا رتہ ہے کہ مجھ کو دوسرے پہلے مار دیا جائے اور آگ کے شعلے میرے  
دوسرے میں گرنے کے سوا کسی اور جگہ تک نہ پہنچیں۔ یہاں تک کہ آگ بھی مسیح بن  
جائے۔

سو کہ وہ یہ جُتے کر دے، مگر ان کے کہنا ہے کہ یہ ارادے آپ کر جانتے ہیں  
 دوسرے کو جو جُتے، کیمڑ کر دے گا کہ جب دل میں رنگ پیدا ہوں اس سے بھی احسن  
 سے بھی کروں اور اس کی پہچان ہے آپ کو اس رنگ نے جو یا پیسے، سونے کی جابوئیگی  
 انہو کو پہنچے ہی سے کس رنگ کا اپنے پاس ہی نہ آئے وہ

مید میں کھاجے کہ اہستہ ترنم و ذخرا میں وہ سب ذریعوں سے چھانڈ لیا ہے۔ دیا یا  
رحم کی سب ذریعوں نے مایا مان کر ہے۔ جس سے اس کا تیار ہوا کہ کچھ کچھ اس میں نہ انسانی  
لشکر میں ہوتا ہے۔ ایک ایک سب سے زیادہ کام دیا ہے جس کے ذریعوں پر ان کے ہی ممکن نہیں  
کے دونوں اگر کچھ انسانی ہدایت ہوئی ہے۔

۱۰۔ ایک کمرہ بے جلا و سب سے بہتر ابا کے چوک ہے۔

یہاں کی ذات سے ہر وقت میں خود دیا اور یہ کہ جو اہلکار جو ہر وقت ہے کہ اگر انہیں کہ

کا ہوتا ہے اس کی بے سنی میں نہیاد سے زیادہ دھرم سے زیادہ کا تہہ ہو جو وہی ہو سک  
 اس کی میں سک کے موافق ہو گا۔ بندہ جتنی ہی دیا یا دھرم کا شعور لایا ہے لیکن اکثر اوقات  
 دیکھ لے کر بندہ جاتی ہے بندہ مٹش دیا کا منہم خطہ کھنہ میں وہ اکثر دیکھ کے حسن خوشاک  
 نکلیوں میں الجھ جاتے ہیں۔ جیسا کہ خود خواہی کے موافق پر مغرب و ماہر مغربیوں کا فعل چہ  
 ہیں یہاں پر گونہیں کرتے۔ دھرم کا دل میں خیال ہی نہیں آتا۔ لیکن اس دیا کے سنے ہر گز یہ نہیں کہ  
 اس میں ماہوں کو دھرم پوتا چہرے۔ کہنے سے کوٹوں کے ہون میں پاؤں کی ایک جگہ کھینچا  
 ہے۔ کھنوں کو پھینک دینے کی رکشا کرتے ہو گے گر دیکھ اپنے دے جانہوں کی رکشا چہ  
 کر چہ ہے۔ بندہ لہجوں ہر کنوں کی خاطر سنوں میں صاف کر کے لیکن تپتے ہیں بہت  
 کو پانی کا پتھر ہی نہ ہے۔ ہر دے ہو نہیں لگا چاک خیرنگ سے کہ دیکھ میں پڑتے  
 ہیں۔ حق کے گھر کھانے کو کر دے یا نہیں۔ یہ ہشتادویا دھرم نہیں جب تک انسان  
 کہ رکشا لاہرم جہاد پر گشت نہ ہو۔

• دیکھ پنہل میں کھلے کہ پناہ فرما ہے کہ وہ پرسش بے پناہ ہے جو یہ  
 ماہر جاتے۔ بنا ایٹور کی نظر میں وہی آدمی تہہ دہ پناہ ہے جو اپنے مسجداں و مسالک  
 سے بٹھرتے۔ یہ وہ شہید جو دے دے دیکھا ہو جس نے اپنی زندگی پر مشور کی پرستیا میں  
 گوری ہو جسے نہایت نہی کی آگیش کر کے لگا سک گیا ہے اس کے کبالتی ہشتا  
 آگہی کیا ہیں۔ ایک ہی ہشتا کہتے ہیں کہ یہ آدمی کہہ کر ایک کے ہاں پر سکنا  
 ہے۔ اس دے کہ اس کی زندگی ماہن کرنا اس کا پناہ ماہن یا ہے۔ اس کا کہہ کر ہشتا  
 اس میں سکے ہے۔

اس ہشتا کا جواب نہی ہر دیا ہے۔ پناہ ماہر ہے جو دھرم میں رہتا ہے  
 اس ہشتا کا جواب نہی ہر دیا ہے۔ پناہ ماہر ہے جو دھرم میں رہتا ہے  
 اس ہشتا کا جواب نہی ہر دیا ہے۔ پناہ ماہر ہے جو دھرم میں رہتا ہے



مستقیم میں ہو کر آواز اٹھیں تو کہتے تھے ۔ کہ جس کے پاس چھوٹی بات پر قیامت ہے تو

کھلم کھلی کر لکھتے ہیں ان کو کہ خدا سے

کیا خوب سود تقبے اس آدمی سے اس آدمی سے

چاہت ہے جو بھی اس کو خیر بد میں جس کی تیار ہے ۔ کہ وہ اپنے آدمی کے آواز میں آواز ہے

اصل کا یہ ہے کہ تیرا ہی جڑا ہے ۔ دنیا زبان ہو کر ہاں میاں پر خیر ہے

کھلم کھلی کر لکھتے ہیں ان کو کہ خدا سے

کیا خوب سود تقبے اس آدمی سے اس آدمی سے

تو اس کی تعریف کرتے کہ تو خدا کو مانتے ہے ۔ کہ اس کی باتوں میں اس کی باتوں میں

تو اس کو کہتے کہ تو خدا کو مانتے ہے ۔ کہ اس کی باتوں میں اس کی باتوں میں

کھلم کھلی کر لکھتے ہیں ان کو کہ خدا سے

کیا خوب سود تقبے اس آدمی سے اس آدمی سے

ان کو کہتے کہ تو خدا کو مانتے ہے ۔ کہ اس کی باتوں میں اس کی باتوں میں

میں کو کہتے کہ تو خدا کو مانتے ہے ۔ کہ اس کی باتوں میں اس کی باتوں میں

کھلم کھلی کر لکھتے ہیں ان کو کہ خدا سے

کیا خوب سود تقبے اس آدمی سے اس آدمی سے

ان کو کہتے کہ تو خدا کو مانتے ہے ۔ کہ اس کی باتوں میں اس کی باتوں میں

میں کو کہتے کہ تو خدا کو مانتے ہے ۔ کہ اس کی باتوں میں اس کی باتوں میں

کھلم کھلی کر لکھتے ہیں ان کو کہ خدا سے

کیا خوب سود تقبے اس آدمی سے اس آدمی سے

ان کو کہتے کہ تو خدا کو مانتے ہے ۔ کہ اس کی باتوں میں اس کی باتوں میں

میں کو کہتے کہ تو خدا کو مانتے ہے ۔ کہ اس کی باتوں میں اس کی باتوں میں

کھلم کھلی کر لکھتے ہیں ان کو کہ خدا سے

کیا خوب سود تقبے اس آدمی سے اس آدمی سے















اس کو جنگل میں روکا تھی مرنے پر نہ اس نے کوہِ سہ کے جوار ہی جنگلوں سے نہیں باندھ دیا اور آپ پہنچ کر چڑھا دی۔ اب ان بستیوں کو کیا کہنا؟ پہلی کہ کے منگل توڑ ڈالے۔ یہ راجہیں پھر وہ بستی اور مگر بکر سرگئے۔ یہی شکاوی دہشت سے تشریف میں بہت بڑا گڑھا نکھو کر اس پر پچی پچی نگڑیاں ڈالیں اور اوپر پٹی چڑھا کر اس نے اس پر کاٹ دیں کی بھی بتا کر کوڑی کر دی۔ جب وہ بستی نیک سے جانے لگا تو اس کو غیرہ لکھنے اور پھرتے پھرتے اس بستی کی طرف گئے ایک بستی میں بستی کی طرف بڑھا تو دوسرے نے سنا کیا کہ وہ اصل بستی تیسرے اور تیسری کی جگہ ہے۔ اور تم کام و کس ہو کر شکاوی کے چھتے میں پھنس جاؤ گے۔ مگر اس نے مارا۔ بستی کی طرف بڑھا اور گھر سے میں گرا۔ دوسرا بستی وہاں سے فوراً بھاگ گیا ہے راجہیں دیکھ دیکھ تمہاری موتی پہلے تم دیکھیں وہی ہونے کے منگل میں جکڑے ہوئے تھے جو تمہارا اور تمہاری اسٹری کے پوتے پوتوں سے تم کو میرا گ پیدا ہوا اور تمہارا بستی دین میں ہو کے منگل کو توڑ کر ویرانگ کے بن میں چلا آئے۔ پھر تم ایک بندھن سے چھوٹے اور کھٹائی سے دوسرے میں تپ اور بھی کے گھسے میں گر پڑے۔

بہار میں ایک گھسے سے کل کر دوسرے بندھن میں پھنس جاؤ۔ دھول کا کاہ نہیں۔ یہ باتیں سن کر راجہوں میں جو گیا اور لو کہ بے ہمتا ہیں آپ کا اس میں بول اٹھاپ میرے گھر میں۔ مجھ کو لگیا کہ آپ پھنس فرمائیں۔ کچھ نے کہا جب تک تم بستیوں کا تیاگ نہ کرو گے تب تک ہم آپہنیں نہ کریں گے۔ راجہوں نے میں نے دھچا پٹاٹاٹا ہر چیز کو تو پہلے ہی بتا کر دیا ہے اب یہ میرا سر بہت استہی گئی میں بھلا ہوں۔ یہ کر کر کر گڑھاں میں کیں اور گڑھاں گڑھاں میں گھسے کوئی تھا کہ رشی کچھ نے کہا کہ یہ سریر قہار نہیں ہے۔ یہ تو ہر ہاتھ کی بات اور پانچ خوں کا بتا ہو گا۔

راجہوں نے کہا کہ کب بھلا اس سے زیادہ دلہستہ میرے پاس ہو دو بتاؤ۔ میں نے یہ بات دہرائی کہ کچھ نے ان کو دیا کہ کب بھلا اس سے زیادہ دلہستہ میرے پاس ہو دو بتاؤ۔ میں نے یہ بات

پتا، ابا جان رکھ ہے جب اس کو تیاگ دے تو تم کو غلام کی پانچ چوٹی کی بات سن کر  
مادہ کو گین ہو گیا۔ اور ہنگامہ کو تیاگ کر سادھی میں بیٹھ گیا اور برہم گین : حیات میں ایسا  
فونی بڑا کر سیریک ہی نہ رہی ۔

وجیب مریض شرب کا الٹ پیسا دی گئی

فات مرن سب مٹ گیا بھانگ لک لک

**بہارِ ست تمام - چری آدم، چری آدم، چری آدم**

٩

نہایت کوئی ذراں پھر دوسری سیکٹ گیان بن عمر پڑھتے پیرے

کرشن دیوجی گیتا سے، وچ کہ گئے مٹاں حیاں دے جنم ہے نشت پیارے

گیان گوندے یا جو کسے لڑا کہیں پرتیاں ہی ساری لٹ پاریے

محبوبت کے وہ دے ہاں کرتا رہا اس کی نگاہوں میں ہرگز ہشت پیا ہے

منگت عکوراں با: جو کہ کلت لمی روچ کھیا جوگ بامیشٹ پیرے

غلام جیلانی شہر شہر، ان دنوں پھر کے یکساں گل بہت پیسے

کہتا :۔ میری جہاز یہی ہے اور کفن کے سبب یہ کہ میں نے کفن کے بغیر نہیں مر سکتا۔  
یہ مست افسانہ نگار کے بغیر جو مر نہیں سکتا اور ادا دین کے بغیر کہ کفن کے سبب یہ کہ میں نے کفن کے بغیر نہیں مر سکتا

FREE IYAAAT BOG















بروز صبح سویرے آدھی سائے کے تیروں صیبا ہوا پہاڑ چنگے سائے کے سی  
 جگہ میں آج ہے جہاں وہ لڑکا گاؤں سے آکر ہے چایا کرتا تھا وہاں اپنا خیر کا کہنا تھا  
 کیا وہ بہت بہت سے لڑکے سے بہت کاواہ دم پہ یہ عید بے لکے کو بھی سے بہت ہو گئی تھی  
 رات گھر میں دبا کا ذات کو انہی کے پاس ٹھہرایا۔ ایک دن وہ لڑکے کے سے کہا کہ اگر تو پسند کرے تو  
 تیری فرج میں ڈاکر کر دوں۔ یہی وہ کہ تو تم تمام عمر کے ہی چلائے۔ لڑکے نے عرض کی یہاں تک  
 صاحب معلوم ہو ہی کر وہ چاہے وہ میری لڑکے کو برا لے کر نہ لے جوتے۔ اچھے نہیں آ  
 پیئے۔ وہاں اگر ایک فوجی خسرے مل کر کہا کہ اس لڑکے کو گھر داروں کے سے جھڑی راہ کو گھر  
 قندم جو رہا ہے۔ چاہو وہ فرج میں میری کر دیا گیا۔ ہر روز تو وہ کہتا تھا کہ وہاں کے وہاں کے  
 دیکھتا۔ وہ بھی فرج کی حدود پر پہنچ کر اس کے پاس آجایا کہ اس کے ساتھ بات چیت کے چاہتا  
 چند دنوں کے بعد اسے فوجی خسرے ہی گیا۔ چنانچہ وہ روز پر جگہ بنایا گیا جہاں رہا ہوا کہ وہ  
 نے اپنا نائب مقرر کر دیا۔ تمام کام اس کے سر پر رکھے۔ جب وہ لڑکا تمام کام خیر و خوبی سے  
 انجام دینے لگا تو اسے دیکھنے پر لکڑی کو تو میرا بیٹے بہت سخت ہر بار بھٹایا۔ اسی طرح ہاتھ اپنے  
 بدول کی اپنی طرف سے جانے کے لئے گھبراہٹ کا روپ دھار کر سفار میں آگیا۔ وہ اپنی طرف  
 آگے آگے ہاتھ ہے۔ اور اپنی ذات میں ملتا ہے۔

پہلے سے لڑکے کو اس میں ہوسنے ۔ مستکہ سے ہیرک سے منت دیکھ کر ہوسنے

مسئلہ

نیر جھمی گر مرد کان پرستی

نیر کی حق پرستی ہے باطل پرستی

قریب تو مرنے کے حق کہتے ہیں ۔ نہیں پرستیں کیا جاتے کیسے کہتے ہیں

نیر کہتے ہیں یہ سچا کہتے ہیں ۔ کہ خود کشی جہاں میں لڑا گئے ہیں

FREE JAZZAT BOOKS freeammyalbooksi

تیسری حق پرستی ہے باطل پرستی  
 ہے کرباب حق پر نیرا دل بھلاؤ ۔ شہادت کی خدمت میں ہار  
 نرا صدی سے اپنی گردن بھٹا کر ۔ جو پچھلے گاؤں سے کراہیگے باہر  
 نہیں تجھ میں گر مرید کال پرستی  
 تیسری حق پرستی ہے باطل پرستی  
 جو کیتے کے اسٹوک رتبہ افسان ہیں ۔ جہانگ بھی اس کے خود درجہ ہیں  
 نہیں اتنی یہ کچھ غویساں ہیں ۔ کراہتوں اور آہٹ بھڑاں ہیں  
 نہیں تجھ میں گر مرید کال پرستی  
 تیسری حق پرستی ہے باطل پرستی  
 کہ دست کا خاکہ آؤنا ہے ہاں ۔ ہر طرف سے بے انصاف ہیں  
 برا کہہ دو جو ایسی باتیں حاصل ۔ سمجھ نہیں اپنے دل میں بیخ  
 نہیں تجھ میں گر مرید کال پرستی  
 تیسری حق پرستی ہے باطل پرستی  
 جنوں کی عبادت کو جنت سے بھٹا کر ۔ کتاؤں کی پوجا کو دل سے بھٹا کر  
 مٹی کی تڑپ اپنے دل میں اٹھا کر ۔ شرلوں کے کسی مرید کال سے ہٹا کر  
 نہیں تجھ میں گر مرید کال پرستی  
 تیسری حق پرستی ہے باطل پرستی

۵

دہلی کتاب خانہ میں سب سے پہلے  
 FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf  
 دہلی کتاب خانہ میں سب سے پہلے  
 freeamliyatbooks/

لگے ہاؤپستان سنا اور اپا پ دوش جنبان گئے نہ گھلے  
 دین تک لے کر صبح کھڑے ہوئے اور وہی رہیں چنے  
 دچتا نڈل ہزاروں کا سناس نوں زہر جو ہے نہ تھکھا ہاگ بھلے  
 جہاں آتی تھیں شگت شگوریں دی تھیں تو نالی پنے جو پنے  
 خلا حیلانی مشا و دین آئندہ ہر جہاں شگوریں تھیں نہ

کتھا :- میرے ہاکی ہزاروں اس کے سے ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں کا کھنہ ہاکی  
 کتھا :- ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں اس کے سے ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں کا کھنہ ہاکی

۱۔ ایک شخص ۲۔ بیان ہے کہ کوئی شہر میں ہاکی ہزاروں کا کھنہ ہاکی  
 ۳۔ ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں اس کے سے ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں کا کھنہ ہاکی  
 ۴۔ ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں اس کے سے ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں کا کھنہ ہاکی  
 ۵۔ ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں اس کے سے ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں کا کھنہ ہاکی  
 ۶۔ ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں اس کے سے ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں کا کھنہ ہاکی  
 ۷۔ ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں اس کے سے ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں کا کھنہ ہاکی  
 ۸۔ ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں اس کے سے ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں کا کھنہ ہاکی  
 ۹۔ ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں اس کے سے ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں کا کھنہ ہاکی  
 ۱۰۔ ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں اس کے سے ہر جہاں تھیں ہاکی ہزاروں کا کھنہ ہاکی











معتز کا سینہ ۵۰ ہات گنتی اور دھن ساجی کی دیت ۱۰۰ دھو کے تہہ بیت کا  
پانی لگے بیٹے میں سے لے کر دھن تیار ہوتے ہیں جو کہ پتے دیکھ کر تے برادہ و شمس جی  
میں کہ تم جی مثال ہو ۱۰۰ فریب کاری کی زمین ۱۰۰ دھو کر دھن کے ہاتس ۱۰۰ دھو گونی  
۱۰۰ دھو گونی کی کھپاں ۱۰۰ ہے ایانی کا سر کندہ وغیرہ آگے پیچھے ہیں ۱۰۰ سے قبائے  
چھپرے مکان تیار ہوتے ہیں ۱۰۰ ہوں آسانی کا رکھوں نے اپنی طرف سے کوئی چیز نہیں مان۔  
یہ تیار ہی کیا جا سکتا ہے تم کسی کو الام نہ دہ

اس شخص کا یہاں ہے کہ خوب بیان گنت کے بعد ہی دھن میرا جہانگیر کی طرف سے

مرگیا ہے

کرچا دھن سب کو بہانہ دھن • ایک سو چوبیس چکے کو بے جام بندگی  
کر رہا ہے مشرک کا اٹھانہ دھن • سوت کو کیا بھول بیٹا ہے کلام بندگی  
عاقبت کے واسطے نال کوئی مانا کر • مگر بھڑکا ہے سب کو یہ پیا بہانہ گی  
بعد توں ہے امید مشرت دیدار یار • اس سے سرف سے خوش ہے تڑکا بہانہ گی  
تیب چڑھا توئی پر توں دھن کر کہ خوش • دھن توں ہے یارب پیر ایم دھن  
جو ہے یہ تڑکا دھن کر کہ خوش • چھندہ ہے دھن میں قیام تہہ گی

سے فریاد فور مار • ہار نور • دھن دھن کے بود دار و لہڑ  
ادھ • دنیا دھن کی ٹیپ • اس سے ہی دنیا میں انسان دھو کر کھا جاتا ہے •  
یو سٹ نام • ہری اوم ہری اوم ہری اوم •

پہننے برتن فرج کامناں پہننے، نئے نئے کامناں نول کٹھ ایسا  
 سونگ باش جو بھی پائی نایاں نول نول بلے ہا یا پیا پیا  
 بٹیاں گنگے خیا ہوسا پاگل سنتاں سنگنتی ہوا ایسا  
 پڑھیں تیاں ہمایاں ہرنگے خاطر سونگ نرگے ن کدی نوریا ہا  
 بھونے سونگے پر بھل لای میٹھا غلہ جیلائی شاد گین پیا ہا

کھنہ ۔ میری سوجین میں کھا ہے کہ کامناں میں جیسے ہوئے وگ سونگ  
 ہی پر میں جلتے ہیں۔ سونگ کے جو گہنے مائل کھنہ نے بہت ہی مزی جلا  
 ہاٹ کھنہ ہے۔ میں کو بہت جوگ ہوس کی پانی میں بیٹھ گیا کہ وہ پتھر کی پانی  
 کی ہڈی نہیں رہتی کیونکہ ان کا پتہ وہاں ہوا گوں میں پھنسا رہتا ہے۔

جمل کاٹ بیو کھنہ نے دس کام ۔ کے کچھ سوک نہیں جا ہے ہم کام  
 میری پری بھڑا فم کامناں کی جیا کو تیاں کریم پر ہا میں گھس جو جلاؤ وگنگ  
 ایک مائل جتن کر میں جو جیج عشا فی پیدا کر۔ یہ ہا جھوٹے جاپ میں جتے تاکر  
 اپنے ہی بولے جواں کو تیاں کرادہ جاپ کے ٹر ہوئے یا جوتے کو ایک رہاں کر جاپ  
 کھنہ رجو۔ جو پشش پتھر کو بیو کھنہ نے ہا جاپ کھنہ ہے۔ وہ سونگ نرگے کو  
 دل سے تیاں دیتے ہیں۔ س نے فم ہی آرام کر کے جگ کن۔ گین دن پشش ابی میں جو  
 یگی کے میں کی جیسی تاک کر جہوں سے نہ بنے جو کر اچھے کام کرتے ہیں۔ وہ آخر کو جیتا

کروٹ میں PDF بناتے ہیں  
 FREE E-BOOKS  
 www.familyatbooks.com

ہرگز تباہی میں جیت سے آئندہ ہونا چاہیے وہ گمانی ہو جائے۔ جو چش و نگاہ پت جوتے پر  
میں دیکھی نہیں ہوا اور دیکھ میں ہوا کی نہیں ہوتا اور نگاہ کی اپنی نہیں کرتا۔ کام کردہ و عود  
جنگ سے گزرا ہے وہ گمانی یا نہ گمانی ہے اور چش و نگاہ میں ہوا ہے وہ گمانی ہے۔  
یہ گمان ہے۔

لعل میں پریشور کو خوش کرنے کے لئے جیتے ہوئے کریم میں کی امید کو ناپاک کردہ و عود  
ایک کریم ہے وہ پاپ و خوش سے نریب۔ جیتے ہوئے کو ناپاک کریم ہے۔  
پانی میں کھڑا ہو گیا ہے گنی بد نیوز۔ دانی سے ہونے ہی نہیں ہوا پتار  
دین میں ہوا ہے تو قومی اس لئے۔ دیکھی دہو پڑی حق کے ہوا پر  
جول ہر وقت ہی پریشور میں گنتی اس کا استعمال میں پریشور ہی ہے۔ وہ  
میں کے کی سے فنی ہو کر ہو گئے۔ جیتے ہوئے کریم میں گمان ہے وہ ہو گیا  
نہی میں پتار جیتے ہوئے وہ دیکھ کے گمان میں۔ یہ صحت پریشور ان سے پتار پتار ہے  
اور گمانی نہیں گمان۔

جگا پتار میں گمان ہے کہ اسے دیکھتے ہیں اس میں پتار کو ہمانی ہو سکتی ہی طرح  
مگر دل کا دکان سے آتے آتے آگنی و ہوا میں گمان میں گمان ہے۔ دیکھتے ہیں  
کی پتار کے لئے صحت میں گمان کی صحت میں گمان دیکھتے ہیں گمان ہے جو صحت  
گمان میں گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے  
کہ گمان میں گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے  
مگر گمان میں گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے

لعل دیکھتے ہیں اس صحت میں گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے  
مگر گمان میں گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے  
گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے گمان ہے











دن بھر دالے ہلے پاس ہنگے چلتے چاہے بے کرج ہسارائی

ہر دسبہرتیاں تیاگ کر آتم جہان پر مانا پیسارائی

کھتا، میرے بلی جہاں پہاٹاکی یادے سرائے، کہ جو دینا کھدے میرے بلیک  
بہر تیل کے اور ترکش بلیز کے۔ بلیاں بولے بہر ہواں کے۔ ات بہر چاند کے کلاخیر  
سہل کے۔ تھی بہر خیر کے اور ماؤن بہر داروں اور برکت تے گئے میں جہاں بلی کے  
الوں کا مل چلے انسان: لڑے سے ست انسان و خواب و ہوشی سے بچا۔ بہر دینا  
میرے لے کا مقصد کیا ہے؟ دل پر تابو کر کے حواس کی تلاوی سے آواز جو کر پاتا کی بہر  
زندگی کر دے۔ انوں ہم بیکار ہوا ہے گا۔ ہمارے کسی کے لئے زیادہ کھنے پڑنے کی سزا  
نہیں۔ جبر سے کام کی وہ چیز ہے جس کو بڑا بھلا کہتے ہیں۔ مگر وہ بھی اس وقت کام کی چیز  
ہے۔ جبکہ وہ پہاٹاکی یاد اور جہاں پر لڑوں کی سنگت سے مدت ہو چکا ہو۔ مگر کوئی  
شخص کھنا پینا نہیں ہے مگر اس کی رنگ رنگ سے ہر وقت اپنے اکٹ کے کام کی یاد پر کیا  
ہے تو یہ شخص بہر ہوا۔ کھنے پڑنے سے لگے انسان کی کلاہری حالت اور  
حلیت دیگر بہر دل اور سات اس خاک جسم کے ساتھ ہی فنا ہو جاتے ہیں۔ مگر اس کی معافی  
سزا ملے اور طرانی جذبات کا انسان پر گزراؤ چاہیے۔ اپنی خیالات سے کے مطابق اس  
کی ثابت کا فیصلہ ہو گا اور افسوس اسے ہوتے اپنے بہر تہ کے کسی کی یاد نہیں  
آتی پاتے۔ انت سے میں انسان کو کسی کی یاد آتی ہے جس کے ساتھ زندگی جبر سے کا  
سب سے گہرا غم رہا ہو۔

چنانچہ شل شہر سے انت کا سون۔ یہ نہیں ہو سکا کہ مادی عورت و فانی نہ تھ  
میں کی یاد کا کہ ہے۔ آخری وقت اس کو اکٹ یاد پڑے۔ اکٹ کی پوی ہوتی  
یاد آخری وقت اس کی رائی ہو گی کہ اس کا الہامی گونہ میں پاتے کہ





خودمان مشکیں دھنگ بنی ملا ایسے طرح پیسار یا بھری نڈے  
 استر عیانی ہر کے خدا دیکھ گیسانی منن موہن دی خرقہ دچترے  
 اپنے روپ دچ جوتی سو دپکھیں کا بنوت تریشہ مارا پھریں پھرے  
 جیل نہادیں پریم دی دچنگٹا پھیرنگ جاسن جیرے گل جھیرے  
 غلام جیلانی پستگراں دیا کیتی نیرانتری باہنگے گل تیرے

کھٹا :- میرے پہلی جوتہ تم نے کسی نہ جانتی تھی کہ سنسٹر کی ہے کہ میں کون ہوں؟ خیار نہیں کی: بلکہ تم نے تو عاری ہو گئے یعنی سزا کہ کان ناگ مزدور کو ہی پتا کب ان رہا ہے۔ بلکہ حقیقتاً تم یہ نہیں ہو۔ یہ تو اندیاں ہیں۔ تم اپنے بولے کان میں اجماع و خیال کرتے ہو کہ ہم سمجھتے ہیں۔ ہم سنتے ہیں۔ ہم سوچتے ہیں۔ ہم پریش کرتے ہیں اور ہم کچھ سمجھتے ہیں۔ یہ سب خیار ہے اپنے خیال سے ہو گیا ہے کہ وہ کچھ نہیں دیکھتا کچھ سنتے ہیں تو نہیں سنا زبان پر نہ آتا ہے اسی طرح ناگ ہو گئے ہیں۔ حق پتا نہیں سب اندیاں اپنا اپنا کام کر رہی ہیں اور وہ سب کے کام سے بے خبر ہیں۔ میں ناگ کہ وہ کچھ مکتی ہے سن نہیں مکتی اور کان سنتے ہیں وہ کچھ نہیں مکتی، اسی طرح سب اندیاں اپنے کام کے اور وہ سب کا کام نہیں دے سکتیں۔ وہ نہ وہ سب کے کام کی حوصلہ چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ کچھ مکتی میں کہ باقی کا کار ہے۔ وہ اندیاں سے پتا نہیں کہ پتا ہے۔

تفسیرات ہم کی کہیں سنیں کی ہر ۔ ۔ بننے سو کہے ناؤ کے سوجانے ۱۵









جسٹ ہٹ نکلتے ایک ایک گھنٹہ تک کے گاؤں سے دو بات اگر ہم تیار کر کے نہ لوں پر  
ملائی شروع کی۔ تقریباً بیس روز کے بعد وہ زخمی اہلی ماضی ہو گئے۔ ان پریم بنوں کو نہ کھانہ  
رکھنے والوں سے کہ عداوت علی اسلہ ہم سے کہ جسٹ نہی کو غصہ کی علامت دیکھا۔ اور  
ہم کو جسٹ کی غصہ دیکھا۔

مصدقہ باہر شانت بیان فرما کر ماضی ہم نے عداوت کیا کہ تانہ سو۔ اور ہم سے کہنا  
داخل تھا۔ ماضی میں سے ایک لے جواب دیا کہ میں کی دسی نہیں ملی تھی وہ افضل تھا۔ ماضی  
نے فرما کر نہیں۔ جس کی دسی نہیں ملی تھی اس کی نظر ہی جسم کی لٹ تھی۔ لیکن دوسرے کی عداوت  
اسی وجہ کی تھی کہ تو دن کا ہی بڑا باقی دماغ۔ ایسی عداوت کہ میں سے کسی ایک کو بھی  
ہے ہر شخص اس سے نہیں۔

جسٹ ہٹ نکلتے ایک ایک گھنٹہ تک کے گاؤں سے دو بات اگر ہم تیار کر کے نہ لوں پر  
ملائی شروع کی۔ تقریباً بیس روز کے بعد وہ زخمی اہلی ماضی ہو گئے۔ ان پریم بنوں کو نہ کھانہ  
رکھنے والوں سے کہ عداوت علی اسلہ ہم سے کہ جسٹ نہی کو غصہ کی علامت دیکھا۔ اور  
ہم کو جسٹ کی غصہ دیکھا۔

مصدقہ باہر شانت بیان فرما کر ماضی ہم نے عداوت کیا کہ تانہ سو۔ اور ہم سے کہنا  
داخل تھا۔ ماضی میں سے ایک لے جواب دیا کہ میں کی دسی نہیں ملی تھی وہ افضل تھا۔ ماضی  
نے فرما کر نہیں۔ جس کی دسی نہیں ملی تھی اس کی نظر ہی جسم کی لٹ تھی۔ لیکن دوسرے کی عداوت  
اسی وجہ کی تھی کہ تو دن کا ہی بڑا باقی دماغ۔ ایسی عداوت کہ میں سے کسی ایک کو بھی  
ہے ہر شخص اس سے نہیں۔

مصدقہ باہر شانت بیان فرما کر ماضی ہم نے عداوت کیا کہ تانہ سو۔ اور ہم سے کہنا  
داخل تھا۔ ماضی میں سے ایک لے جواب دیا کہ میں کی دسی نہیں ملی تھی وہ افضل تھا۔ ماضی  
نے فرما کر نہیں۔ جس کی دسی نہیں ملی تھی اس کی نظر ہی جسم کی لٹ تھی۔ لیکن دوسرے کی عداوت  
اسی وجہ کی تھی کہ تو دن کا ہی بڑا باقی دماغ۔ ایسی عداوت کہ میں سے کسی ایک کو بھی  
ہے ہر شخص اس سے نہیں۔

مصدقہ باہر شانت بیان فرما کر ماضی ہم نے عداوت کیا کہ تانہ سو۔ اور ہم سے کہنا  
داخل تھا۔ ماضی میں سے ایک لے جواب دیا کہ میں کی دسی نہیں ملی تھی وہ افضل تھا۔ ماضی  
نے فرما کر نہیں۔ جس کی دسی نہیں ملی تھی اس کی نظر ہی جسم کی لٹ تھی۔ لیکن دوسرے کی عداوت  
اسی وجہ کی تھی کہ تو دن کا ہی بڑا باقی دماغ۔ ایسی عداوت کہ میں سے کسی ایک کو بھی  
ہے ہر شخص اس سے نہیں۔

اس کے ذریعہ پاپ و گنہگاروں کو بانی درجے کے  
 سے نیاک پر ختم ہوگی : اپنی بستی پیارے  
 اوتار کے بہرہ و کثرت زیب ہر جگہ میں

## فہرست کتب تصانیف سید غلام حبیبانی شاہ

تعلیم ہر شاہ  
 پرست دی گنجی  
 کتاب الہیت مع احوال اعدائے حق  
 خطبہ ہر مذہب میں فی شاہ  
 ہر مذہب  
 ہر مذہب  
 ہر مذہب  
 انتخاب ہر مذہب

مرد و امرا  
 ہر مذہب میں فی شاہ  
 صلوٰۃ و دعا  
 خطبہ و اسرار  
 قیامت و کون و نون  
 سہ ماہی  
 تفسیر و تفسیر  
 تفسیر و تفسیر

مشتی بخدا پیہ چھوڑ دے اسگر کو توڑ دے

ایک قدیم نادر کتاب

(فولوشٹ مجلد)

مرحشی

(الحب)

حکیم تاضی سید

محمد کرم حسین الوری

عجب تغیر کے کرشمے، ہر حرف کا ہمیدہ نقشہ ساقا، پہرہ گھڑی، ستاروں  
کی چال، تعویذ، لکھنے کے اوقات، غلیات نادر، کشف و کرامات،  
دستِ غیب، کشف اللوح جنات کی اوتی، دیو پری کی گرفتاری،  
جانبری آیات قرآنی، لا علاج، مریضوں کا علاج، بیماریوں کی پہچان  
نیز ضعف اعصاب، کد، سپید، بیماریوں کا علاج، آسیب، جادو کا توڑ،  
ہر مشکل امر کا حل اس کتاب میں ہے۔

FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf

<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/>

Published by  
Facebook group

*Free Amliyaat books*

FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf  
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/>